ارشاد باری تعالیٰ

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

(آل عمران:111)

ترجمہ:تم بہترین اُمت ہو جوتمام انسانوں کے فائدہ کیلئے نکالی گئی ہوتم اچھی باتوں کاحکم دیتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو اوراللہ پرایمان لاتے ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 68

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 30

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

21/ذوالقعدہ 1440 ہجری قمری • 25/وفا 1398 ہجری شمسی • 25/جولائی 2019ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19/جولائی 2019 کو مسجد بیت الفتوح (مورڈن، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

خدا کے واسطے عقل سے کام لواوراس لئے کہ عقل میں جودت اورذہانت پیدا ہو، راستباز اورمتقی بنو، پاک عقل آسمان سے آتی ہےاوراپنے ہمراہ ایک نورلاتی ہے آسمانی نوراُترا ہےاوروہ دلوں کوروشن کیا چاہتا ہے، اسکےقبول کرنے اوراس سے فائدہ اٹھانےکوتیار ہوجاؤ

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعودعلیہ الصّلوٰۃ و السّلام

راستباز اورمتقی بنوتا کہ عقل میں جودت اورذہانت پیدا ہو

ذرا سمجھواورسوچو۔خدا کے واسطے عقل سے کام لواوراس لئے کہ عقل میں جودت اور ذہانت پیدا ہو، راستباز اورمتقی بنو۔ پاک عقل آسمان سے آتی ہےاوراپنے ہمراہ ایک نورلاتی ہےلیکن وہ جوہرقابل کی تلاش میں رہتی ہے۔اس پاک سلسلہ کا قانون وہی قانون ہے جوہم جسمانی قانون میں دیکھتے ہیں۔ بارش آسمان سے پڑتی ہےلیکن کوئی جگہ اس بارش سےگلزار ہوتی ہےاورکہیں کانٹے اورجھاڑیاں ہی اگتی ہیں اورکہیں وہی قطرہ بارش کاسمندر کی تہہ میں جاکرایک گوہرشاہوار بنتا ہے۔بقول کسے ع

در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

(ترجمہ:وہ باغ میں توپھول اگاتی ہے۔اورشورہ زمین میں گھاس پھونس)

اگرزمین قابل نہیں ہوتی توبارش کا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ الٹا ضرراورنقصان ہوتا ہے۔اس لئے آسمانی نوراُترا ہےاوروہ دلوں کوروشن کیا چاہتا ہے۔اسکےقبول کرنے اوراس سے فائدہ اٹھانےکوتیار ہوجاؤ تا کہ ایسا نہ ہوکہ بارش کی طرح کہ جوزمین قابل جوہرنہیں رکھتی وہ اس کوضائع کردیتی ہے۔تم بھی باوجودنور کے ہوتے تاریکی میں چلواورٹھوکرکھاکراندھےکنویں میں گرکرہلاک ہوجاؤ۔ اللہ تعالیٰ مادرمہربان سے بھی بڑھ کر مہربان ہے۔وہ نہیں چاہتا کہ اس کی مخلوق ضائع ہو۔وہ ہدایت اورروشنی کی راہیں تم پرکھولتا ہےمگرتم ان پرقدم مارنے کیلئے عقل اورتزکیۂ نفوس سے کام لو۔جیسے زمین کہ جب تک ہل چلاکرتیارنہیں کی جاتی،تخم ریزی اس میں نہیں ہوتی۔اسی طرح جب تک مجاہدہ اورریاضت سےتزکیہ نفوس نہیں ہوتا پاک عقل آسمان سےاترنہیں سکتی۔

اس زمانہ میں خدانے بڑافضل کیا اوراپنے دین اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں غیرت کھاکرایک انسان کوجوتم میں بول رہا ہےبھیجا تا کہ وہ اس روشنی کی طرف ان کو بلائے۔اگرزمانہ میں ایسا فساداورفتنہ نہ ہوتا اوردین کے محوکرنے کے واسطے جس قسم کی کوششیں ہورہی ہیں نہ ہوتیں توچنداں حرج نہ تھامگراب تم دیکھتے ہو کہ ہرطرف یمین ویساراسلام ہی کومعدوم کرنے کی فکرمیں قومیں لگی ہوئی ہیں۔ مجھے یاد ہےاور براہین احمدیہ میں بھی میں نے ذکرکیا ہےکہ اسلام کے خلاف چھ کروڑ کتابیں تصنیف اورتالیف ہوکرشائع کی گئی ہیں۔عجیب بات ہےکہ ہندوستان کے مسلمانوں کی تعداد بھی چھ کروڑ اوراسلام کے خلاف کتابوں کا شمار بھی اسی قدر۔اگر اس زیادہ تعداد کوجواب تک ان تصنیفات میں ہوئی ہے چھوڑ بھی دیا جائےتوبھی ہمارے مخالف ایک ایک کتاب ہرایک مسلمان کے ہاتھ میں دے چکے ہیں۔اگراللہ تعالیٰ کا جوشِ غیرت نہ ہوتا اور اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10) اس کا وعدہ صادق نہ ہوتا تو یقیناً سمجھ لوکہ اسلام آج دنیا سے اٹھ جاتا اوراس کا نام ونشان تک مٹ جاتا۔مگرنہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔خدا کا پوشیدہ ہاتھ اس کی حفاظت کررہا ہے۔ مجھے افسوس اوررنج اس امرکا ہوتا ہےکہ لوگ مسلمان کہلاکرناطے بیاہ کے برابر بھی تواسلام کافکرنہیں کرتے اور مجھے اکثر بار پڑھنے کا اتفاق ہوا ہےکہ عیسائی عورتوں تک مرتے وقت لکھوکھا روپیہ عیسائی دین کی ترویج اوراشاعت کے لئے وصیت کر مرتی ہیں اورانکا اپنی زندگیوں کوعیسائیت کی اشاعت میں صرف کرنا توہم روز دیکھتے ہیں۔ ہزار ہالیڈی مشنریز گھروں اورکوچوں میں پھرتی اورجس طرح بن پڑےنقد ایمان چھینتی پھرتی ہیں۔مسلمانوں میں سے کسی ایک کونہیں دیکھا کہ وہ پچاس ہزارروپیہ بھی اشاعت اسلام کیلئے وصیت کرمرا ہو۔ہاں شادیوں اوردنیاوی رسوم پرتو بےحداسراف ہوتے ہیں اورقرض لےکربھی دل کھول کےفضول خرچیاں کی جاتی ہیں۔مگرخرچ کرنے کیلئے نہیں تواسلام کیلئے نہیں۔افسوس!افسوس!!اس سے بڑھ کراورمسلمانوں کی حالت قابل رحم کیا ہوگی؟

ایک نیکی سے دوسری نیکی پیدا ہوتی ہے

اصل بات یہ ہے کہ بداعمال کا نتیجہ بداعمال ہوتا ہے۔اسلام کے لئے خدائے تعالیٰ کا قانون قدرت ہے کہ ایک نیکی سے دوسری نیکی پیدا ہوجاتی ہے۔ مجھے یاد آیا تذکرۃ الاولیاء میں مَیں نے پڑھا تھا کہ ایک آتش پرست بڈھا نوے برس کی عمر کا تھا۔اتفاقاً بارش کی جھڑی جولگ گئی تووہ اس جھڑی میں کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا تھا۔کسی بزرگ نے پاس سے کہا کہ ارے بڈھے توکیا کرتا ہے؟اس نے جواب دیا کہ بھائی چھ سات روز متواتر بارش ہوتی رہی ہے۔چڑیوں کودانہ ڈالتا ہوں۔اس نے کہا کہ تُوعبث حرکت کرتا ہے۔ تُو کافر ہے۔تجھے اجرکہاں؟بوڑھے نے جواب دیا۔ مجھے اس کا اجرضرور ملے گا۔بزرگ صاحب فرماتے ہیں کہ میں حج کو گیا تو دور سے کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بوڑھا طواف کررہا ہے۔اس کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا اورجب میں آگے بڑھا توپہلے وہی بولا کیا میرے دانے ڈالنا ضائع گیا یا ان کاعوض ملا؟

نیکی کا اجرضائع نہیں ہوتا

اب خیال کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کافر کی نیکی کا اجر بھی ضائع نہیں کیا توکیا مسلمان کی نیکی کا اجر ضائع کردے گا؟ مجھے ایک صحابی کا ذکر یاد آیا کہ اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے کفر کے زمانہ میں بہت سے صدقات کئے ہیں کیا ان کا اجر مجھے ملے گا۔آپ نے فرمایا کہ وہی صدقات توتیرے اسلام کاموجب ہوگئے ہیں۔

(ملفوظات، جلداوّل، صفحہ 61 تا 63، مطبوعہ 2018 قادیان)

125 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 125 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 27، 28 اور 29 دسمبر 2019ء (بروز جمعہ، ہفتہ اوراتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے تیاری شروع کردیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کواس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔جلسہ سالانہ کی ہرلحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیزسعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔جزاکم اللہ۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹرو پبلشر نےفضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کردفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز، دلگداز و دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 7 ردسمبر 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے حضرت عبید بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبیدؓ بن زید انصاری کا تعلق قبیلہ بنو عجلان سے تھا اور غزوۂ بدر اور اُحد میں انہوں نے شرکت کی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت معاذ بن رفاعہ اور خلاد بن رافع کے جنگ بدر میں شامل ہونے کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مُعاذ بن رِفاعہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں اپنے بھائی حضرت خَلّاد بن رافع کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ایک لاغر سے اونٹ پر سوار ہو کر بدر کی طرف نکلا۔ بَرید مقام پر ہمارا اونٹ بیٹھ گیا۔ مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ اگر ہم مدینہ پہنچ جائیں تو ہم اس کو قربان کر دیں گے۔ اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے پوچھا تم دونوں کو کیا ہوا ہے؟ ہم نے ساری بات بتائی۔ آپؐ نے وضو کیا اور پس خوردہ پانی میں لعابِ دہن ڈالا۔ آپؐ نے اونٹ کے منہ، سر، گردن، شانے، کوہان، پیٹھ اور دُم پر پانی ڈالا۔ آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! رافع اور خَلّاد کو اس پر سوار کر کے لے جا۔ پھر ہم چل پڑے اور ہمارا اونٹ قافلے میں سب سے آگے تھا، یہاں تک کہ ہم بدر کے مقام پر پہنچ گئے۔ بدر سے واپسی پر جب ہم مُصَلّٰی مقام پر پہنچے تو اونٹ بیٹھ گیا۔ میرے بھائی نے اس کو ذبح کر دیا اور اس کا گوشت صدقہ کر دیا۔

سوال حضور انور نے حضرت زاہر بن حرام کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت زَاہِر بن حَرام الاشجعیؓ کا تعلق اَشْجَع قبیلہ سے تھا۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے دیہات کی سوغاتیں ساتھ لایا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کو کافی مال و متاع دے کر روانہ فرماتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اِنَّ زَاہِرًا بَادِيَتُنَا وَ نَحْنُ حَاضِرُوْهُ کہ زَاہِرؓ ہمارے بادیہ نشین دوست ہیں اور ہم ان کے شہری دوست ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت رکھتے تھے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت زاہر سے محبت کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت زاہرؓ معمولی شکل وصورت کے آدمی تھے۔ ایک دن آپؓ بازار میں اپنا کچھ سامان فروخت کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور پیچھے سے آ کر ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ انہوں نے پوچھا کون ہے؟ مجھے چھوڑ دو! لیکن پھر حضرت زاہرؓ نے آنحضرتؐ کو پہچان لیا اور اپنی کمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سینۂ مبارک سے ملنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مزاحاً کہنا شروع کر دیا کہ کون اس غلام کو خریدے گا۔ حضرت زاہرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تب تو آپؐ مجھے گھاٹے کا سودا پائیں گے۔ مجھے کس نے خریدنا ہے؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے نزدیک تم گھاٹے کا سودا نہیں ہو۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زاہر کو کیا مقام عطا فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اِنَّ لِكُلِّ حَاضِرَةٍ بَادِيَةً وَبَادِيَةُ اٰلِ مُحَمَّدٍ زَاهِرُ بْنُ الْحَرَامِ یعنی ہر شہری کا کوئی نہ کوئی دیہاتی تعلق دار ہوتا ہے اور آل محمد کے دیہاتی تعلق دار زاہر بن حرام ہیں۔ زاہر بن حرام بعد میں کوفہ منتقل ہو گئے تھے۔

سوال حضور انور نے حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت زید بن خطاب حضرت عمرؓ کے بڑے بھائی تھے اور حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کرنے سے قبل اسلام لے آئے تھے۔ یہ ابتدائی ہجرت کرنے والوں میں سے بھی تھے۔ غزوۂ بدر، احد، خندق، حدیبیہ اور بیعت رضوان سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کی مؤاخات حضرت مَعْن بن عَدِی کے ساتھ کروائی تھی۔ یہ دونوں اصحاب جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے۔

سوال حضرت عمرؓ نے غزوہ احد کے دن حضرت زیدؓ کو کیا قسم دی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوۂ احد کے دن حضرت عمرؓ نے حضرت زیدؓ کو اللہ کی قسم دے کر فرمایا کہ میری زرہ پہن لو۔ حضرت زیدؓ نے کچھ دیر کے لئے زرہ پہن لی۔ جنگ کے وقت پھر اتار دی۔ حضرت عمرؓ نے زرہ اتارنے کی وجہ پوچھی تو حضرت زیدؓ نے جواب دیا کہ میں بھی اسی شہادت کا خواہش مند ہوں جس کی آپ کو تمنا ہے اور دونوں نے زرہ کو چھوڑ دیا۔

سوال حضرت زید بن خطاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع کے متعلق کون سی روایت بیان کی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت زید بن خطاب سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اپنے غلاموں کا خیال رکھو۔ اپنے غلاموں کا خیال رکھو۔ انہیں اسی میں سے کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور انہیں وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ اور اگر ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے جس پر تم ان کو معاف نہ کرنا چاہو تو اے اللہ کے بندو! انہیں بیچ دیا کرو اور انہیں سزا نہ دیا کرو۔

سوال جنگ یمامہ میں جب مسلمانوں کے پاؤں اکھڑنے لگے تو حضرت زید نے کیا نمونہ دکھایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت زید بن خطاب بلند آواز میں یہ دعا کرنے لگے کہ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے ساتھیوں کے بھاگ جانے پر معذرت کرتا ہوں اور مسیلمہ کذّاب اور مُحَکَّم بن طُفَیل نے جو کام کیا ہے اس سے تیرے حضور اپنی برأت ظاہر کرتا ہوں۔ پھر آپؓ جھنڈے کو مضبوطی سے پکڑ کر دشمن کی صفوں میں آگے بڑھ کر اپنی تلوار کے جوہر دکھانے لگے یہاں تک کہ آپؓ شہید ہو گئے۔

سوال حضرت زیدؓ کی شہادت پر حضرت عمرؓ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب حضرت زیدؓ شہید ہو گئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ زید پر رحم کرے۔ میرا بھائی دو نیکیوں میں مجھ پر سبقت لے گیا یعنی مجھ سے پہلے اس نے اسلام قبول کیا اور شہید بھی مجھ سے پہلے ہو گیا۔

سوال حضور انور نے مسیلمہ کذاب کے ساتھی رَجّال بن عُنفُوہ کے کیا حالات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رَجّال بن عُنفُوَہ حضرت زَیدِ بن خَطّاب ہی کے ہاتھوں سے مارا گیا۔ یہ وہ شخص تھا جس نے اسلام قبول کیا۔ ہجرت کی اور قرآن کا قاری تھا۔ پھر مسیلمہ کے ساتھ شامل ہو گیا۔ اور اسے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ انہوں نے تمہیں نبوت میں شریک کر لیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک وفد کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ہمارے ساتھ رَجّال بن عُنفُوَہ بھی تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں ایک شخص ہے جس کی داڑھ اُحد پہاڑ کے برابر آگ میں ہوگی۔ پھر میں اور رَجّال بن عُنفُوَہ باقی بچے۔ میں ہمیشہ اس بارے میں ڈرتا تھا یہاں تک کہ رَجّال بن عُنفُوَہ مُسَیلِمہ کذاب کے ساتھ نکلا اور اس نے اس کی نبوت کی گواہی دی۔

سوال حضور انور نے حضرت عبادہ بن خشخاشؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عُبادہؓ بن خَشخَاش کا تعلق قبیلہ بَلِّی سے تھا۔ حضرت مُجَذَّر بن ذِیَاد کے چچا زاد بھائی تھے اور ان کی والدہ کی طرف سے بھی بھائی تھے۔ آپ بَنُو سَالِم کے حلیف تھے۔ آپؓ نے قیس بن سائِب کو غزوۂ بدر میں قید کیا تھا۔ آپ غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے اور آپؓ کو حضرت نُعمان بن مالک اور حضرت مُجَذَّر بن ذِیَاد کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا گیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن جد کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن جَدّ کے والد کا نام جدّ بن قیس تھا۔ ان کی کنیت ابو وَہب تھی۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو سلمہ سے تھا جو انصار کا ایک قبیلہ تھا۔ حضرت معاذ بن جبل والدہ کی طرف سے آپؓ کے بھائی تھے۔ حضرت عبداللہ بن جدّ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔

سوال حضور انور نے حضرت حارث بن اوس بن معاذ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت حارث بن اوس بن معاذ قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ کے بھتیجے تھے۔ غزوۂ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ آپؓ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور اس حملے کے دوران آپ کے پاؤں پر زخم لگا اور خون بہنے لگا۔ صحابہ آپ کو اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے تھے۔

سوال حضور انور نے کعب بن اشرف کے قتل کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کعب بن اشرف مدینہ کے سرداروں میں سے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معاہدے میں شامل تھا لیکن معاہدہ کر کے اس نے فتنہ پھیلانے کی کوشش کی اور جب کعب کے خلاف عہد شکنی، بغاوت، تحریک جنگ، فتنہ پردازی، فحش گوئی اور سازش قتل کے الزامات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس بین الاقوام معاہدہ کی رو سے جو آپؐ کے مدینہ میں تشریف لانے کے بعد مدینہ کے لوگوں میں ہوا تھا، مدینہ کی جمہوری سلطنت قائم ہوئی تھی اور آپؐ اس کے صدر اور حاکمِ اعلیٰ بنے تھے۔ آپؐ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ کعب بن اشرف اپنی کارروائیوں کی وجہ سے واجب القتل ہے اور اپنے صحابیوں کو ارشاد فرمایا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Mob: 9647960851 9082768330

Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18

طالبِ دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیربھوم۔ بنگال)

خطبہ جمعہ

ان تین دنوں میں خاص طور پر دنیا کی محبت بالکل ٹھنڈی کرنی ہوگی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میری جماعت شمار ہونے کیلئے، اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کیلئے
اس کے فضلوں کا وارث بننے کیلئے، اللہ تعالیٰ کے لطف و احسان کو حاصل کرنے کیلئے ہر جہت سے اور ہر پہلو سے
اپنی عملی حالتوں کو درست کرنے کی ضرورت ہے اور یہ جلسے کے اہتمام اسی غرض کیلئے کیے گئے ہیں کہ نیکیوں کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو

ہمارے ہر عمل میں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی جھلک نظر آنی چاہیے

ہمیں یہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ ہم ان لوگوں میں شمار نہ ہوں جن سے خدا تعالیٰ راضی نہیں بلکہ ان لوگوں میں شامل ہوں جن کا ذکر خدا تعالیٰ فرماتا ہے
خدا تعالیٰ سے ہم پختہ تعلق جوڑنے والے ہوں، اپنے دلوں کے اندھیروں کو مٹانے والے ہوں

اللہ تعالیٰ اسے بے انتہا نوازتا ہے جو اپنے بھائی سے خدا تعالیٰ کی خاطر محبت کرتا ہے، پس ان دنوں کو آپس کی رنجشوں کو دور کرنے کا ذریعہ بھی بنائیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کو بھی شعائر اللہ میں شامل فرمایا ہے

دنیا کو یہ بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر ہماری روحانی اور اخلاقی حالتوں میں ایک انقلابی تبدیلی ہوئی ہے

عہدیداروں کی یہ خاص ذمہ داری ہے کہ ان میں برداشت کا مادہ زیادہ ہونا چاہیے

عہدیدار اپنے آپ کو ہر حال میں خادم سمجھیں اور افرادِ جماعت اور جلسہ میں شامل ہونے والے عہدیداروں کو نظام جماعت کا نمائندہ سمجھیں

اصل چیز عہدہ نہیں بلکہ اصل چیز اپنے بیعت کے حق کو ادا کرنا ہے

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا، یہ پہلا قدم ہے یہ انتہا نہیں ہے، اسکی انتہا کے حصول کیلئے اس تعلیم پر عمل کرنا ضروری ہے جو آپ کو دی گئی

ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر احمدی کے چہرے کے پیچھے احمدیت کا چہرہ ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ ہے، اسلام کا چہرہ ہے
پس ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ ان چہروں کی حفاظت کرے

جلسہ سالانہ جرمنی کے آغاز پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کی تلقین

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 5؍جولائی 2019ء بمطابق 5؍وفا 1398 ہجری شمسی بمقام DM-Arena، کالسروئے (جلسہ گاہ) جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

خطبہ کے آغاز میں حضور انور نے منتظمین جلسہ سے استفسار فرمایا: آخر تک ٹھیک آواز آ رہی ہے؟ آپ کا انتظام ہے، چیک کیا ہے؟

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں میں سے جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر ملے ایک یہ بھی ہے اور یہ بہت بڑا فضل اور انعام ہے جو ہمیں جلسہ سالانہ کی صورت میں مل رہا ہے تا کہ ہم اپنی روحانی اور اخلاقی اور علمی بہتری کے لیے کوشش کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور تقویٰ میں بڑھنے کے سامان کر سکیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے لیے اپنے دلوں کو صاف کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلسے کے قیام کے مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کر سکیں۔ آپس میں رنجشوں اور دوریوں کو صلح اور قرب میں بدلنے کی کوشش کریں۔ اپنے آپ کو لغویات سے پاک کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تمام باتیں جلسہ کے انعقاد کے مقصد میں بیان فرمائی ہیں۔

احمدیوں کی ایک بہت بڑی تعداد سارا سال جلسہ سالانہ کا انتظار کرتی ہے اور کیلنڈر کا اگلا سال شروع ہوتے ہی اس انتظار میں اور جلسہ کے انعقاد کے شوق میں مزید تیزی آجاتی ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کو بھی انتظار ہوتا ہے جو یہاں ایک عرصے سے رہ رہے ہیں اور خاص طور پر ان کو تو بہت انتظار ہوتا ہے جو پاکستان سے نئے نئے یہاں آتے ہیں اور اپنے حالات کی وجہ سے یہاں اسائلم بھی لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ قانونی پابندیوں کی وجہ سے وہاں تو جلسے منعقد نہیں کر سکتے اور ایک عرصے سے ان کو یہ پتا ہی نہیں کہ جلسہ سالانہ کیا چیز ہے اور اب اس کی تعداد بھی سینکڑوں سے ہزاروں میں ہو گئی ہے اور بڑھتی جا رہی ہے۔ اسی طرح باہر کے ممالک سے صرف جلسے میں شامل ہونے والوں کی تعداد بھی بڑھتی جا رہی ہے اور کافی تعداد میں اب لوگ جرمنی میں بھی آ رہے ہیں۔ اس سال تو افریقہ کے بھی بعض ممالک کے کچھ لوگ جلسے پہ آئے ہیں جن میں مقامی لوگ بھی شامل ہیں۔ جلسے میں شامل ہونے کا شوق اور جلسے کا انتظار اس لیے ہوتا ہے اور ہونا چاہیے کہ جلسے کے انعقاد کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور جو یہ سوچ نہیں رکھتا اور اس نیت سے جلسے میں شامل نہیں ہوتا اس کا جلسے کا انتظار بھی فضول اور لغو ہے اور جلسے میں شامل ہونا بھی فضول اور لغو بات ہے۔ پس ہر شخص کو جو جلسے میں شامل ہو رہا ہے، مرد ہے یا عورت اس بات کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے کہ کیا وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کر رہا ہے یا اس نیت سے جلسہ میں شامل ہوا ہے؟ تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے؟ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے یا اس سوچ کے ساتھ یہاں آیا ہے؟ اگر نہیں تو جیسا کہ میں نے کہا کہ جلسے میں شمولیت، جلسے پر آنا فضول ہے اور کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ ماحول بے شک اثر ڈالتا ہے لیکن اس ماحول کے اثر کو قبول کرنے کے لیے انسان کی اپنی کوشش کا بھی دخل ہے۔ پس اس کے لیے ہمیں کوشش کرنی ہوگی تا کہ ان تمام باتوں کا حصول ممکن ہو اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم جذب کرنے والے ہوں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلسہ پر آنے والوں کے لیے کی گئی دعاؤں کے بھی مستحق بنیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان لوگوں سے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے جو اس سوچ کے ساتھ اس جلسہ میں شامل نہیں ہوتے اور اپنے عملوں کو اس کے مطابق نہیں ڈھالتے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ

’’میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لیے اپنے

مبائعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علّتِ غائی جس کیلئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاحِ خلق اللہ ہے۔‘‘

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 395)

پس آپؑ نے واضح فرما دیا کہ ظاہری شان و شوکت اور دکھاوے کے لیے لوگوں کو جمع کرنا مقصد نہیں ہے جس طرح گدی نشین پیر عرسوں اور میلوں کے نام پر لوگوں کو اکٹھا کر لیتے ہیں۔ بلکہ وہ مقصد جس کے لیے میں نے جلسے کا طریق اختیار کیا ہے صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی اصلاح ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ اور اپنی اصلاح نہ کرنیوالوں سے صرف بیزاری کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ آپؑ نے کراہت کا بھی اظہار فرمایا ہے۔ تیس ہزار یا پینتیس ہزار یا چالیس ہزار کی بھی حاضری ہو جاتی ہے تو اس کا کیا فائدہ ہے اگر آپؑ کی خواہش کو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے ہم بیعت کرنے کے بعد اپنے دل میں دنیا کی محبت لیے بیٹھے ہوں اور اللہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس دنیاوی محبت پر حاوی نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے مطابق ہم اپنی زندگیاں گزارنے والے نہیں اور ان تین دنوں میں بھی دنیا ہی ہمارے سامنے ہو۔ پس ہمیں ان باتوں پر غور کرنا چاہیے۔

چند دن پہلے رمضان ختم ہوا ہے جو ایک روحانی اصلاح اور ترقی کا مہینہ تھا جس میں ذاتی عبادتیں اور روزے اور ذکر الٰہی کا موقع ہر ایک مومن کو میسر آیا اور اب ایک اَور تین دن کا کیمپ ہے جس میں دینی اور علمی ترقی کے موقعے کے ساتھ عبادتوں اور ذکرِ الٰہی کا ماحول ہے اور ان تمام باتوں کے اجتماعی اظہار کا بہتر موقع ہے۔ سب جمع ہو کر عبادتوں کی طرف توجہ دے رہے ہیں، نوافل بھی پڑھتے ہیں، تہجد پڑھتے ہیں اور چاہے اپنی اپنی زبان میں، جو ان کے دل میں دعائیں اور ذکرِ الٰہی ہے وہ ذکرِ الٰہی کر رہے ہوں لیکن پورا ماحول اگر ذکرِ الٰہی کر رہا ہے تو وہ بھی ذکرِ الٰہی کا ایک اجتماعی رنگ ہے۔ اگر ہم اس سے فائدہ نہ اٹھائیں تو پھر کب اور کس طرح اٹھائیں گے۔

پس ایک بہت بڑی ذمہ داری حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم پر ڈالی ہے اور اپنے ماننے والوں سے بڑی توقعات وابستہ فرمائی ہیں۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ اس ماحول کا حقیقی فائدہ تبھی ہو گا جب دنیا کی محبت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت کے مقابلے میں ٹھنڈی ہو جائے گی۔ دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کی محبت کو خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت کے مقابلے میں ثانوی حیثیت دینا یہ بہت بڑی بات ہے اور یہی چیز ہے جو حقیقی مومن بناتی ہے۔ اس جلسہ کے تین دنوں کے بعد دنیا کے کام بھی کرنے ہیں۔ لیکن اس تربیت کا اور شمولیت کا فائدہ تبھی ہو گا کہ جب ہم دنیا کے کاموں کے باوجود دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ ان تین دنوں میں خاص طور پر دنیا کی محبت بالکل ٹھنڈی کرنی ہو گی۔

ہم جلسہ کے دنوں میں یہ بھی یہاں دیکھتے ہیں کہ بازار بھی مہیا کیے گئے ہیں، سٹال بھی لگتے ہیں اور دنیاوی چیزوں کی یہاں خرید و فروخت بھی ہو جاتی ہے لیکن جلسے میں شامل ہونے والے بھی اور بازار لگانے والے بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ بازاروں میں پھرنا اور شاپنگ کرنا اور اپنی چیزوں پر منافع حاصل کرنے کی کوشش کرنا دنیاداری ہے۔ اس لیے خریدار بھی اور دکاندار بھی اس سے بچیں اور جلسہ کے جو لوگ ہیں یہ دونوں خاص طور پر جلسہ کی کارروائی توجہ سے سنیں اور اس کے بعد وقفوں میں دونوں کا حق ہے، دونوں کو اجازت ہے کہ بازاروں میں جائیں لیکن پھر بازار کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں اور بازاروں کے حق یہ ہیں کہ وہاں چلتے پھرتے ایک دوسرے کو سلام کریں۔ ذکرِ الٰہی میں مصروف رہیں۔ دکانوں پر کسی خاص چیز کو دیکھنے کے بعد رَش کر کے دھکم پیل نہ کریں۔ دکاندار جائز منافعے سے اپنی چیزیں فروخت کریں۔ کسی کی مجبوری سمجھ کر ناجائز منافع نہ کمائیں۔ بازاروں میں بھی جیسا کہ میں نے کہا ذکرِ الٰہی مستقل کرتے رہیں۔ جو دکاندار ہیں وہ بھی اس دوران میں (ذکرِ الٰہی) بھی کرتے رہیں۔ یہ ظاہری شکل میں ہم اختیار کریں گے تو ہمارے دلوں کی حالت بھی بدلے گی اور ہمارے اندر تقویٰ بھی پیدا ہو گا، اللہ تعالیٰ کی محبت بھی پیدا ہو گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے اندر یہ نیکیاں پیدا کرنے اور تقویٰ کا معیار بلند کرنے کے لیے مزید فرماتے ہیں کہ

خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے غرض یہی رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہو گئی تھی اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانے میں پائی نہیں جاتی تھی اسے دوبارہ قائم کرے۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 7، صفحہ 277-278)

پھر آپ ایک موقعے پر ہمیں اپنے تقویٰ کے معیار بلند کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

’’اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کیے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔‘‘ (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 15)

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت دلوں میں پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ

’’خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔‘‘ (الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 308)

پس یہ باتیں ہیں جنہیں ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہیے کہ کس طرح ہم نے حقیقی تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ کسی ایک نیکی کو بجا لانا تقویٰ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ تمام قسم کی نیکیاں بجا لانا، خدا تعالیٰ اور اس کے بندوں کے تمام قسم کے حقوق ادا کرنا اصل تقویٰ ہے۔ (ماخوذ از ضمیمہ براہینِ احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 210) اس لحاظ سے اگر ہم جائزہ لیں تو خود ہی ہمارے سامنے ہماری حالتوں کی جو صورت بنتی ہے وہ آ جائے گی۔

بعض لوگ باہر جماعتی کاموں میں اچھے ہیں تو گھروں میں بیوی بچے ان سے تنگ آئے ہوئے ہیں۔ بعض گھروں کے حق ادا کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حق اور اس کی عبادت کی طرف توجہ نہیں ہے۔ اس قسم کی شکایتیں ملتی ہیں۔ بعض بظاہر عبادت کرنے والے ہیں تو معاشرے کے آپس کے معاملات میں ایک دوسرے کا حق مارنے والے ہیں۔ بعض دنیا والوں کے سامنے بعض نیکیاں کرنے والے ہیں تو صرف دکھاوے کے لیے اور بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری نیتوں کو بھی جانتا ہے اور وہ ہمیں ہر حال میں دیکھ رہا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میری جماعت شمار ہونے کے لیے، اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لیے، اس کے فضلوں کا وارث بننے کے لیے، اللہ تعالیٰ کے لطف و احسان کو حاصل کرنے کے لیے ہر جہت سے اور ہر پہلو سے اپنی عملی حالتوں کو درست کرنے کی ضرورت ہے اور یہ جلسے کے اہتمام اسی غرض کے لیے کیے گئے ہیں کہ نیکیوں کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اور جو مقررین ہیں وہ بھی اپنی تقریروں میں اس طرف توجہ دلاتے رہیں۔ ہمیں ایک ماحول میں رکھ کر اس طرف توجہ دلائی جاتی رہے کہ ہمارے ہر عمل میں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی جھلک نظر آنی چاہیے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

’’یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا ہے لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (النور:38)‘‘ یعنی جنہیں نہ کوئی تجارت نہ خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل رکھتی ہے۔ فرمایا کہ ’’جب دل خدا کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں۔ اس کی ایک کیفیت‘‘ آپؑ فرماتے ہیں کہ اس طرح ’’اس طریق پر سمجھ میں آ سکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے، کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اسی بچہ میں رہے گا۔ اسی طرح پر جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 20-21)

پس یہ وہ حالت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں اور اس حالت کے پیدا کرنے کی کوشش کے لیے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیے اور خدا تعالیٰ سے دعا بھی کرنی چاہیے کہ ہم اس حالت کے حاصل کرنے والے بن سکیں اور جب ہم یہ حالت پیدا کریں گے اور اس کے لیے کوشش کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ہمیں یاد رکھے گا جیسا کہ خود اس نے فرمایا ہے کہ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ۔ پس کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کا اللہ تعالیٰ ذکر کرے، انہیں یاد رکھے۔ ہمارا مولیٰ ہمیں صرف اس بات پر اتنا نوازے کہ ہم دنیاوی مصروفیات میں اپنے مولیٰ کو نہیں بھولے اور ان دنوں میں خاص طور پر اس بات کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم خدا تعالیٰ کا حقیقی ذکر کریں اور پھر اللہ تعالیٰ ہمیں یاد رکھ کر اپنے فضلوں کا مورد بنائے۔

پس جلسے میں آنے والے بھی اور ڈیوٹیاں دینے والے بھی ان دنوں میں ذکرِ الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھنے کی کوشش کریں اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بنیں۔ اس سے بڑی اَور کیا بات ہمارے لیے ہو گی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یاد رکھے۔ پس اس کے حصول کے لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے اور تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق آسمان پر آپؑ کی جماعت شمار ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ ہمیں فکر میں ڈالنے والے ہونے چاہئیں کہ آسمان پر میری جماعت تب شمار ہو گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ بیعت کے بعد ہم میں سے بہت سے لوگ ہیں جو اپنے عزیزوں کی طرف سے بھی دھتکارے گئے ہیں۔ آپ میں سے بہت سے یہاں اس لیے ہجرت کر کے آئے کہ احمدی ہونے کی وجہ سے مخالفینِ احمدیت کی دشمنی کا سامنا کرنا پڑا۔ ملکی قانون نے ہماری مذہبی آزادی پر پابندیاں لگائیں لیکن ان سب باتوں کے باوجود اور ان سب تکلیفوں کے باوجود جو پاکستان میں یا بعض اَور ممالک میں احمدی برداشت کر رہے ہیں یا آپ میں سے بھی بعض نے کی ہیں پھر ہم اپنے عملوں کی کمی کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شمار نہ ہوں اور ان لوگوں میں اور ان خوش قسمت لوگوں میں شامل نہ ہوں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو یہ کتنا گھاٹے کا سودا ہے۔ پس ان دنوں میں بہت دعائیں کریں اور ہمیں یہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ ہم ان لوگوں میں شمار نہ ہوں جن سے خدا تعالیٰ راضی نہیں بلکہ ان لوگوں میں شامل ہوں جن کا ذکر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے ہم پختہ تعلق جوڑنے والے ہوں۔ اپنے دلوں کے اندھیروں کو مٹانے والے ہوں۔ یہاں جلسہ کی کارروائی کے دوران بھی اور وقفوں میں بھی اور رات کو بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ یہ دعا مانگیں اور عہد کریں کہ اے خدا ہم نیک نیت ہو کر تیرے مسیح کے جاری کردہ اس جلسے میں شامل ہوئے جو یقیناً تیری خاص تائیدات اور اذن سے جاری ہوا۔ اس میں تیری رضا کے حصول اور تیرے ذکر میں بڑھنے اور تیری محبت کے حصول کے لیے شامل ہوئے ہیں۔ اپنی ان تمام برکات سے ہمیں متمتع فرما جو تو نے اس جلسے سے وابستہ کی ہیں اور ہمارے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا فرما جو تُو چاہتا ہے اور جس کو قائم کرنے کے لیے تُو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو اس زمانے میں بھیجا ہے تا کہ ہم اس کی بیعت میں حقیقی رنگ میں شامل ہونے والے بن سکیں۔ پس جب

ہم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اور درود و استغفار کرتے ہوئے یہ دن گزاریں گے، اپنے دنوں کو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کریں گے تو ہماری عبادتوں کے معیار بھی بلند ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے والے بھی بنیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان جلسوں کا ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا تھا کہ جماعت کے افراد کا آپس کا تودّد و تعارف بڑھے۔ (ماخوذ از آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352) پس جہاں نئے آنے والوں سے احمدیت کے رشتے کی وجہ سے محبت اور تعارف کا رشتہ قائم ہو گا وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ پرانے رشتوں میں مزید محبت پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے بے انتہا نوازتا ہے جو اپنے بھائی سے خدا تعالیٰ کی خاطر محبت کرتا ہے۔ پس ان دنوں کو آپس کی رنجشوں کو دور کرنے کا ذریعہ بھی بنائیں نہ یہ کہ یہاں آ کر اگر ان لوگوں کا آمنا سامنا ہو جائے جن کی آپس میں رنجشیں ہیں تو یہ آپس کی رنجشیں غضب دکھانا شروع کر دیں اور ایک دوسرے کے خلاف نفرتیں اور بغض مزید بڑھ جائے اور وہ جلسے کے ماحول کو اس وجہ سے پھر خراب کرنے والے بن جائیں اور بجائے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے اللہ تعالیٰ کی لعنت اور ناراضگی کا موجب بن جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کو بھی شعائر اللہ میں شامل فرمایا ہے تو جو لوگ شعائر اللہ کے تقدس کو نقصان پہنچاتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے آتے ہیں۔ (ماخوذ از افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ 1931ء، انوار العلوم، جلد 12، صفحہ 389) پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ جن کی ناراضگیاں ہیں ان کو چاہیے کہ فوراً ایک دوسرے کے لیے صلح کا ہاتھ بڑھائیں اور اب ایسا ماحول پیدا کریں جہاں اناؤں کے خولوں میں بند ہونے کے بجائے اور اس کی آگ میں جلنے اور حسد کی آگ میں جلنے کی بجائے سلامتی اور صلح کا خوبصورت ماحول پیدا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ، حدیث 10)

ہمیں جائزہ لینا چاہیے کہ کیا یہ ارشاد ہماری حالتوں کی عکاسی کرتا ہے، ہمارے عمل اس کے مطابق ہیں؟ کیا ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم سو فیصد اس پر عمل کرنے والے ہیں؟ اگر یہ سچ ہے، اگر ہر کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ سچ ہے تو پھر قضا میں ہمارا کوئی معاملہ آنا ہی نہیں چاہیے اور ملکی عدالتوں میں حقوق کے حصول کے لیے مقدمات جانے ہی نہیں چاہئیں۔ مجھے بڑے افسوس سے یہ بھی کہنا پڑ رہا ہے کہ بعض لوگ یہاں جلسہ پر آتے ہیں اور ذرا ذرا سی بات پر پرانے کینوں اور رنجشوں کی وجہ سے جلسے کے دنوں میں اس ماحول میں بھی دست و گریبان ہو جاتے ہیں، لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ پولیس کو بھی بلانا پڑتا ہے۔ کیا یہ ایک مومن کی شان ہے؟! کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے والوں کے یہ عمل ہیں؟ یقیناً نہیں۔ ایسے لوگوں کو نظامِ جماعت اگر جماعت سے باہر نکالے یا نہ نکالے وہ اپنے عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نظر میں جماعت سے باہر نکل جاتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق وہ آسمان پر آپؑ کی جماعت میں شامل نہیں ہیں۔

پس اپنے جائزے لیں، دو عملیاں نہ ہوں۔ اپنے دلوں کے میل ایسے لوگوں کو نکالنے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے عفو، درگزر اور صلح کے طریق اختیار کرنے چاہئیں۔ دنیا کو یہ بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہماری روحانی اور اخلاقی حالتوں میں ایک انقلابی تبدیلی ہوئی ہے۔ اسی طرح عہدیداران ہیں اور جلسہ کی ڈیوٹی دینے والے ہیں وہ ان دنوں میں خاص خیال رکھیں کہ ان کے اخلاق کے معیار بہت بلند ہونے چاہئیں۔ جن کی عام دنوں میں کسی سے کوئی رنجش تھی بھی تو ان کارکنوں کو جلسہ کے ماحول میں اسے صلح اور صفائی میں بدلنے کے لیے پہل کرنی چاہیے۔ نہ یہ کہ بدلے لینے کی صورت پیدا کریں۔ جلسے پر آنے والا ہر شخص مہمان ہے اور ہر عہدیدار اور ہر کارکن کا کام ہے کہ ہر قسم کی ذاتی رنجشوں کو دور کر کے اعلیٰ ظرفی اور مہمان نوازی کا مظاہرہ کریں۔ عہدیداروں کی یہ خاص ذمہ داری ہے کہ ان میں برداشت کا مادہ زیادہ ہونا چاہیے۔ پس عہدیدار اپنے آپ کو ہر حال میں خادم سمجھیں اور افرادِ جماعت اور جلسے میں شامل ہونے والے عہدیداروں کو نظامِ جماعت کا نمائندہ سمجھیں تو تبھی کھچاؤ اور لڑائیوں کے ماحول میں بہتری آ سکتی ہے، آپس کی رنجشیں دور ہو سکتی ہیں۔

مجھے یہ بھی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہاں بعض جماعتوں کے عہدیداروں نے اپنے عہدوں کا خیال نہیں رکھا۔ جلسے کے ماحول کی بات نہیں کر رہا۔ عام حالات میں بھی اپنی جماعتوں کی جماعتی ذمہ داریوں میں اور خدمتِ دین کو اللہ تعالیٰ کے فضل کی بجائے دنیاوی عہدے کی طرح سمجھا ہے جس کی وجہ سے انہیں تبدیل بھی کرنا پڑا ہے۔

پس ایسے لوگ اگر یہاں جلسے پر آئے ہیں تو عبادت، ذکرِ الٰہی اور عاجزی میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ اگر ان کے خیال میں ان کے بارے میں غلط فیصلے بھی ہوئے ہیں تب بھی عاجزانہ راہیں اختیار کریں اور عاجزانہ راہیں اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور نظامِ جماعت کے بارے میں دلوں میں رنجشیں نہ لائیں۔ اگر غلط فیصلے ہیں تو اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ وہ جانتا ہے، غیب کا بھی علم رکھتا ہے، حاضر کا بھی علم رکھتا ہے۔ اس کے آگے اگر عاجز ہو کر جھکا جائے تو وہ دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور مشکلات سے نکالتا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اصل چیز عہدہ نہیں بلکہ اصل چیز اپنے بیعت کے حق کو ادا کرنا ہے۔ چاہے وہ عہدے دار ہے یا فردِ جماعت ہے اسے اس حق کی ادائیگی کی کوشش کرنی چاہیے اور اس حق کی ادائیگی کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

''اے میری! جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو، وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفرِ آخرت کے لیے ایسا طیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب طیار کیے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لیے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لیے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔''

فرمایا ''اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لیے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو، نہ آسمان میں سے، نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔ لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسا کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصّوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفسِ امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لیے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں۔ اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں۔'' (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 63)

پس یہ وہ معیار ہے جس پر ہم میں سے ہر ایک کو پورا اترنے کی کوشش کرنی چاہیے، عہدیداروں کو بھی، کارکنوں کو بھی اور افرادِ جماعت کو بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں، جو آپ کی بیعت میں شامل ہوئے، سعادت مند کہا ہے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل کا مورد بنتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ آپ جو میرے سامنے بیٹھے ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی نظر میں سعادت تھی جو یہ فضل فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق دی۔ یہ سعادت مندی کا ثبوت دیتے ہوئے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا۔ یہ پہلا قدم ہے یہ انتہا نہیں ہے۔ اس کی انتہا کے حصول کے لیے اس تعلیم پر عمل کرنا ضروری ہے جو آپ کو دی گئی ہے۔ دنیا کے کاروباروں کو اور کاموں کو بھی اس سوچ کے ساتھ ہمیں کرنا ہو گا جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو کبھی نہ بھولو۔ اللہ تعالیٰ دنیاوی کاروباروں سے منع نہیں کرتا بلکہ یہ ضروری ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اس بات سے روکتا ہے کہ انسان راہب بن جائے، دنیا سے کٹ جائے، ایسی زندگی گزارے جو دنیا سے کٹی ہوئی زندگی ہو۔ دنیا میں رہنے کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس بات سے روکا ہے کہ دنیا کو انسان دین پر مقدم کر لے۔ دین ہر حالت میں مقدم رہنا چاہیے۔ ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر احمدی کے چہرے کے پیچھے احمدیت کا چہرہ ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ ہے، اسلام کا چہرہ ہے۔ پس ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ ان چہروں کی حفاظت کرے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائی ہے اور موقع دیا ہے ان کی زیادہ بڑی ذمہ داری ہے کہ اس ذمہ داری کو نبھائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔''

(مسلم، کتاب الایمان)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ افضل ترین شخص کون ہے؟

فرمایا: مخموم القلب یعنی متقی اور پاک دل اور صدوق اللسان یعنی زبان کا سچا اور کھرا شخص۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ ہماری بیعت کا دعویٰ کر کے پھر ہمیں بدنام نہ کریں۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 10، صفحہ 137)

پس اس ارشاد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ صرف عہدیداروں کے لیے ہے اور باقی اس سے بَری الذّمہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر شخص جو آپ کی بیعت میں شامل ہے اسے یہ فرمایا ہے، اس لیے ہمیں اپنے قول و فعل میں کبھی تضاد نہیں رکھنا چاہیے ورنہ ہماری بیعت کے دعوے، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا، کھوکھلے دعوے ہیں اور جلسہ میں شمولیت صرف دنیاداری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا اس وقت میں پیش کرتا ہوں جس سے آپؑ کے درد کا اظہار ہوتا ہے جو آپؑ کے دل میں اپنے ماننے والوں کے لیے ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

میں ’’دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دمِ زندگی ہے کیے جاؤں گا اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچّی محبّت عطا کر دے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔‘‘

اللہ تعالیٰ سے ہمیں یہ دعا کرنی چاہیے کہ یہ دعا ہمارے حق میں پوری ہو۔ ہماری نسلوں کے حق میں پوری ہو اور قیامت تک ہماری نسلیں بھی اس دعا سے فیض اٹھاتی چلی جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کی قبولیت کے لیے ہمیں عملی کوشش بھی کرنی ہوگی۔ اپنی حالتوں کو بھی کوشش کر کے بدلنا ہوگا اور دردِ دل سے دعا بھی کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

اس دعا کے اگلے حصے میں آپ نے یہ بھی دعا کی ہے جس کے ہمارے حق میں قبول نہ ہونے کے لیے ہمیں دعا کرنی چاہیے جس میں آپ نے فرمایا کہ ’’ہاں میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بدبختِ ازلی ہے جس کے لیے یہ مقدّر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خداترسی اس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا! میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو۔‘‘

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 398)

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی حالت سے بچائے جس میں ہم خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادے سے منحرف ہونے والے ہوں۔ ہمارے ایمانوں کو ہمیشہ سلامت رکھے بلکہ اس میں اضافہ کرتا چلا جائے اور ہم ان تمام دعاؤں کے حاصل کرنے والے بنیں جو آپ نے اپنے ماننے والوں کے لیے اور ان کے حق میں کی ہیں۔

جلسہ کے بابرکت اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے بھی ان دنوں میں دعائیں کرتے رہیں اور محتاط بھی رہیں۔ دائیں بائیں نظر بھی رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر شریر کی شرارت، ہر حاسد کے حسد سے ہمیں بچاتا رہے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ (سورۃ البقرۃ:46)

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (صوبہ سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

وَلِکُلٍّ وِّجۡہَۃٌ ہُوَ مُوَلِّیۡہَا فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ (سورۃ البقرہ:149)

اور ہر ایک کیلئے ایک مطمحِ نظر ہے جسکی طرف وہ منہ پھیرتا ہے پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ

طالبِ دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (صوبہ جھارکھنڈ)

کلامُ الامام

’’ہمارا مذہب یہی ہے کہ ہم بدی کرنے والے سے نیکی کرتے ہیں‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 130)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9733: مَیں شائستہ حامد بنت مکرم زین الدین حامد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24؍مئی 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: زین الدین حامد   الامۃ: شائستہ حامد   گواہ: سید کلیم الدین احمد

مسل نمبر 9751: مَیں بشارت احمد مسرور ولد مکرم مبشر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن 19-1-15 شرقی محلہ ڈاکخانہ تیاپور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2؍اپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی مکان مشترکہ 2700 sqft پر مشتمل۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/2400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد فضل احمد شاہد   العبد: بشارت احمد مسرور دیودرگی   گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 9752: مَیں حزقیل احمد صدیقی ولد مکرم ارشد علی صدیقی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24؍جون 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ظہیر احمد خادم   العبد: حزقیل احمد   گواہ: صدام احمد

مسل نمبر 9753: مَیں عدیلہ پرویز بشریٰ بنت مکرم سید پرویز احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 15 سال پیدائشی احمدی، ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25؍جون 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 2 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پرویز احمد   الامۃ: عدیلہ پرویز بشریٰ   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9754: مَیں سراج شیخ ولد مکرم یوسف شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 29 سال تاریخ بیعت 2014، ساکن پشوپتی چوک (بیرتاموڑ) ضلع جھاپا (نیپال) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25 مارچ 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی بھی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رئیس الدین احمد خان   العبد: سراج شیخ   گواہ: شریف الحسن

کلامُ الامام

’’بڑا ہی عقلمند اور حکیم وہ ہے جو نیکی سے دشمن کو شرمندہ کرتا ہے‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 130)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (صوبہ کرناٹک)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (جولائی 2019)

★ ماعت احمدیہ جرمنی کے 44ویں جلسہ سالانہ کا پہلا روز ★ پرچم کشائی کی تقریب ★ خطبہ جمعہ سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز

★ ریس کانفرنس ★ سینیگال، مایوٹ آئی لینڈ اور لتھوانیا سے آنے والے وفود کی حضور انور سے ملاقات اوران کے ایمان افروز تاثرات

★ ہمارا جلسہ ہماری جماعت کے ممبران کیلئے ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ احمدی روحانی طور پر ترقی کریں، اپنے اخلاق بہتر کریں اور خدا تعالیٰ کے حقوق اور حقوق العباد کو سمجھیں کہ کس طرح سے ہم یہ حقوق بہترین رنگ میں ادا کرسکتے ہیں ★ اگر آپ اسلام کے متعلق ہمارے نقطۂ نظر کو دیکھیں تو پھر کسی قسم کا اسلاموفوبیا پیدا نہیں ہونا چاہئے ★ ہم ایک مذہبی جماعت ہیں اور ہم نے مذہبی تعلیمات پر عمل کرنا ہے، ہم نے اپنی مقدس کتاب کی پیروی کرنی ہے جو کہ قرآن کریم ہے، ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اقوال کی پیروی کرنی ہے، اور اگر آپ پیروی نہیں کرتے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ بنیادی تعلیمات سے انحراف کررہے ہیں۔

حضور انور کی پریس کانفرنس اور صحافیوں کے سوالوں کے جواب

★ امریکہ یورپ سب جگہوں پر گیا ہوں لیکن آج تک ایسا نظام، ایسا حقیقی اسلام اور اسلام کی ایسی تصویر اس سے پہلے نہیں دیکھی، ایسی اطاعت کبھی نہیں دیکھی جو میں نے یہاں لوگوں میں دیکھی ہے، میں یہ علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ دنیا میں کسی جگہ بھی کوئی اپنے سیاسی یا مذہبی لیڈر سے ایسا پیار نہیں کرتا جتنا یہاں میں نے اپنے خلیفہ سے لوگوں کو کرتے دیکھا ہے، میں اس سچائی کو تسلیم کرتا ہوں۔ (ڈاکٹر مور جاؤ صاحب، ڈائریکٹر جنرل اسٹیبلشمنٹ محکمہ صحت، سینگال)

مہمانوں کے تاثرات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو۔کے)

5رجولائی 2019 (بروز جمعۃ المبارک)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 4بجکر 15 منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کے 44ویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہورہا تھا اور آج جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا۔ پروگرام کے مطابق دوپہر ایک بج کر 55منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرچم کشائی کی تقریب کیلئے جلسہ گاہ کے چاروں ہالوں کے درمیان واقع ایک کھلے لان میں تشریف لے آئے۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب جرمنی نے قومی پرچم لہرایا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی یہاں جلسہ گاہ سے لائیو نشریات صبح سے ہی شروع ہوچکی تھیں۔ پرچم کشائی کی یہ تقریب بھی دنیا بھر میں لائیو نشر ہوئی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کے ساتھ جلسہ کا افتتاح ہوا۔ خطبہ جمعہ کا مکمل متن اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 3 پر ملاحظہ فرمائیں۔

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر لائیو نشر ہوا۔ خطبہ جمعہ کا درج ذیل زبانوں میں تراجم کا انتظام کیا گیا تھا۔ عربی، البانین، بنگلہ، بوزنین، بلغارین، انگریزی، فرینچ، جرمن، انڈونیشین، رشین، اسپینش اور ترکش۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ ریڈیو ایف ایم پر بھی حضور انور کا خطبہ لائیو نشر ہوا۔ اس ریڈیو کی رینج دو کلومیٹر ہے۔ جلسہ سالانہ کے تمام پروگرام بھی اس ریڈیو کے ذریعہ نشر ہورہے ہیں۔ اسکے علاوہ دوسری سہولت ایپ کی بھی ہے۔ جلسہ سالانہ جرمنی کی نشریات اردو اور جرمن زبانوں میں جلسہ ریڈیو ایپ میں بھی سنی جاسکتی ہے۔ نیز جس کے پاس انٹرنیٹ کی سہولت نہیں اس کیلئے اس ایپ میں یہ سہولت موجود ہے کہ وہ فون کے ذریعہ نمبر ملا کر جلسہ کی نشریات اپنے فون پر بھی سن سکتا ہے۔

پریس کانفرنس

نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لے گئے جہاں پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جرمنی، سلووینیا اور میسوڈونیا سے آنے والے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندگان اور جرنلسٹس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔ 3بجکر 10 منٹ پر پریس کانفرنس شروع ہوئی۔

● ایک صحافی کے سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دیکھیں ہمارا جلسہ ہماری جماعت کے ممبران کے لیے ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ احمدی روحانی طور پر ترقی کریں، اپنے اخلاق بہتر کریں اور خدا تعالیٰ کے حقوق اور حقوق العباد کو سمجھیں کہ کس طرح سے ہم یہ حقوق بہترین رنگ میں ادا کرسکتے ہیں۔

● اسکے بعد ایک سوال اسلاموفوبیا کے حوالے سے ہوا۔ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مجھے تو نہیں پتا کہ اسلاموفوبیا کیوں ہوتا ہے۔ مسلمانوں میں دو قسم کے مسلمان پائے جاتے ہیں کچھ دہشت گرد اور شر پسند ہیں جو اپنے ہی ممالک میں فساد اور مسائل پیدا کررہے ہیں جس کا اثر مسلم ممالک سے باہر بھی پہنچ رہا ہے۔ پھر دوسری قسم کے مسلمان بھی ہیں۔ جیسا کہ ہم ہیں، جو ہمیشہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا پرچار کررہے ہوتے ہیں۔ جس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ ایک مسلمان کے کیا فرائض ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کیا حقوق ہیں اور اس کی مخلوق کے کیا حقوق ہیں اور کس طرح سے بہترین رنگ میں ہم یہ حقوق ادا کرسکتے ہیں۔ پس اگر آپ اسلام کے متعلق ہمارے نقطہ نظر کو دیکھیں تو پھر کسی قسم کا اسلاموفوبیا پیدا نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اسلاموفوبیا اصل میں کیوں پیدا ہوتا ہے؟ آپ لوگوں میں سے ہی جو کہ صحافی اور مضمون نویس ہیں، کہتے ہیں کہ ان شر پسند مسلمانوں کی بہت ہی معمولی تعداد ہے جو مشکلات اور فساد پیدا کررہے ہیں اس لیے آپ اسے اسلاموفوبیا نہیں کہہ سکتے۔ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ فساد کچھ شدت پسند مسلمانوں نے پیدا کیا ہے۔ میرے نزدیک تو کوئی مسئلہ ہونا نہیں چاہئے۔ اگر آپ اسلام کو ہماری نظر سے دیکھیں تو پھر آپ کو اسلام میں کچھ بھی غلط نظر نہیں آئے گا۔ پس جب کوئی غلط چیز نہیں ہوگی تو اسلاموفوبیا بھی نہیں ہوگا۔ ہاں کچھ ایسے لوگ ضرور ہیں جو دنیا میں فساد کررہے ہیں اور وہ مسلمانوں میں سے بھی ہیں۔ اور دوسروں میں سے بھی ہیں۔ ہر سال ہزاروں لوگ امریکہ میں قتل کیے جاتے ہیں تو کون ہے جو انہیں قتل کرتے ہیں؟ یہ تو انہیں کے ملک کے امریکن لوگ ہی ہیں۔ یہی چیز مسلم ممالک میں بھی ہوتی ہے۔ لیکن اس وقت ان لوگوں کے بارے میں جو اپنے ہی ملک میں اپنے ہی لوگوں کو قتل کررہے ہوتے ہیں آپ یہ تو نہیں کہتے کہ یہ لوگ جو بھی کررہے ہیں عیسائیت کی وجہ سے کررہے ہیں۔ پس مسلمانوں میں شر پسند لوگوں کے اعمال کو اسلام کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہئے۔

● ایک صحافی جن کا تعلق میسیڈونیا سے تھا انہوں نے سوال کیا کہ آپ کا جلسہ سالانہ کے موقع پر پوری دنیا کے لیے کیا عمومی پیغام ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کہ یہ تو میں اپنے خطبہ جمعہ میں بیان کر چکا ہوں کہ ہمیں ایسا مسلمان بننا ہوگا جو اچھے اخلاق اپنانے والے ہوں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے خالق اور اس کی مخلوق کے حقوق پورے کرنے والے ہوں اور آپس میں امن اور پیار محبت سے رہنے والے بنیں۔

● اسکے بعد بوسنیا سے آنے والے ایک صحافی نے سوال کیا کہ یورپ میں بعض لوگوں کو مشرقی ممالک مثلاً پاکستان وغیرہ سے آنے والے لوگوں سے یہ خطرہ ہوتا ہے کہ وہ اس یوروپی معاشرہ میں رہ کر بھی اپنے ہی کلچر اور روایات کی حفاظت کرتے ہیں اور یوروپی روایات نہیں اپناتے۔ اس بارے میں حضور انور کا کیا خیال ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اس کے متعلق تو وہی بیان کرسکتے ہیں جنہیں خطرہ ہے۔ باقی یہ ہے کہ جو پاکستان سے آتے ہیں یا اور بھی لوگ جو اپنی ویلیوز کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں جو اپنے مذہب کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو وہ اس پر قائم رہتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مذہب کو پریکٹس کرتے ہیں تو اس بارہ میں تو یورپ کو اس سے کوئی خطرہ نہیں ہونا چاہئے۔ اگر یورپین لوگوں کو اس سے خطرہ ہے تو پھر میرے خیال میں تو ایک غلط خطرہ ہے۔ کیونکہ اس کا تو یہ مطلب ہے کہ ان کو اپنے آپ پر یقین اور اعتماد نہیں ہے کہ ایک چھوٹی سے کمیونٹی یا تھوڑے سے لوگ یا ایمیگرنٹس ان لوگوں پر زیادہ انفلوئنس کرجائیں گے اور یہ لوگ شاید آؤٹ نمبر ہوجائیں اور مسلمان زیادہ ہوجائیں۔ سو کبھی کسی ملک میں ایمیگرنٹس اتنے زیادہ نہیں آسکتے کہ مقامی لوگوں کو وہ آؤٹ نمبر کردیں۔ اگر لوکل کسی مذہب کے معاملہ میں آؤٹ نمبر ہوتے ہیں تو اس مذہب کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ جس طرح کرسچینٹی

دنیا میں پھیلی تھی تو کرسچینٹی نے ہر ممالک کے کلچر کو یا ان کی سویلائیزیشن کو، ان ملکوں کی آبادیوں کو آؤٹ نمبر کیا۔ ایسا تو نہیں تھا کہ ایمیگرنٹس نے آکر کرسچینٹی پھیلائی۔ اگر یہ مذہب کی حفاظت کرتے ہیں تو کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ اگر یہ لوگ اپنے مذہب کی حفاظت نہیں کرتے تو ان کو فکر کرنی چاہیئے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے مذہب کی حفاظت کریں اور اپنے مذہب کی اقدار کو قائم رکھیں۔ اگر یہ لوگ اپنی تعلیمات اور اقدار کو قائم رکھیں گے تو مسلمان کبھی ان پر انفلوئنس نہیں کر سکیں گے۔ اس لیے خطرے والی کوئی بات نہیں ہے۔

● آخر پر ایک خاتون نے یہ سوال کیا کہ جماعت میں عورت اور مرد کا کس حد تک فرق ہے اور وہ کیا کردار ادا کرتے ہیں؟ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کہ آپ کو ایک بنیادی بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ ہم ایک مذہبی جماعت ہیں اور ہم نے مذہبی تعلیمات پر عمل کرنا ہے۔ ہم نے اپنی مقدس کتاب کی پیروی کرنی ہے جو کہ قرآن کریم ہے۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اقوال کی پیروی کرنی ہے۔ اور اگر آپ پیروی نہیں کرتے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ بنیادی تعلیمات سے انحراف کر رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اسلام نے آغاز سے ہی عورتوں کے حقوق قائم کیے ہیں۔ ایک صدی پہلے بھی یورپ میں عورتوں کو حقوق حاصل نہیں تھے۔ عورت کو یہ حق حاصل نہیں تھا کہ وہ اپنے ماں باپ کا ورثہ حاصل کرے۔ اور نہ ہی اسے ووٹ دینے کا حق تھا۔ اسکے علاوہ بھی کئی باتیں ہیں۔ اسلام نے عورت کیلئے وراثت کا حق قائم کیا اور اسے اپنے خاوند سے خلع لینے کا بھی حق دیا، اگر وہ اس کے ساتھ خوش نہیں ہے۔ اسلام نے یہ بات قائم کی کہ عورت اپنی مرضی سے شادی کر سکتی ہے لیکن اپنے والدین کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد۔ اور اس کے علاوہ کئی اور احکامات ہیں جنکے ذریعہ سے عورتوں کے حقوق قائم کیے گئے ہیں۔ اور یہی چیزیں ہماری جماعت میں پائی جاتی ہیں۔ آپ دیکھ سکتی ہیں کہ عورتوں کا الگ ہال ہے جہاں انہیں ساری سہولتیں دی گئی ہیں۔ کل وہ اپنا پروگرام منعقد کریں گی، جہاں عورتیں خطاب کریں گی اور میں بھی وہاں عورتوں کی طرف خطاب کروں گا۔ تو اسلام نے بتا دیا ہے کہ یہ مرد کی ذمہ داری ہے اور یہ عورت کی۔ یہ کام ہیں جو مردوں نے کرنے ہیں اور یہ کام ہیں جو عورتوں نے کرنے ہیں۔ میری فلاسفی ہے کہ اگر عورتیں مردوں کی سرپرستی کے بغیر کام کریں تو زیادہ بہتر رنگ میں کام کر سکتی ہیں۔ جو عورت آپ کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے وہ مردوں سے کئی درجہ بہتر مقرر ہے۔

3 بجکر 23 منٹ پر یہ پریس کانفرنس ختم ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سینگال کے وفد کی حضور انور سے اجتماعی ملاقات

آج شام سینیگال، مایوٹی آئی لینڈ اور لتھوانیا سے آنے والے وفود اور مہمانوں کی اجتماعی ملاقات کا پروگرام تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آٹھ بجے ملاقات ہال میں تشریف لائے۔ سب سے پہلے ملک سینگال سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ سینگال سے 9؍افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ مہمانوں میں سینگال سے دوسرے بڑے شہر ’’امبور‘‘ کے کمیشنر مسٹر سیر نداؤ، ڈائریکٹر جنرل اسٹیبلشمنٹ، محکمہ صحت مسٹر مورڈیاؤ، ڈایریکٹر ریڈیو ڈاف عمر سائیدو صاحب اور سیکرٹری جنرل علما کونسل محمد حبیب گنّا صاحب شامل تھے۔ وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر باری باری اپنا تعارف کرایا۔

● سینگال سے آنے والے مہمان سیئر نداؤ صاحب جو کہ اپنے علاقہ میں کمشنر ہیں نے عرض کیا: میں حضور انور سے مل کر بہت خوش ہوں اور حضور کے آج کے خطبہ جس میں محبت اور توحید کا درس تھا، مَیں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اگر میں یہ جلسہ نہ دیکھتا اور حضور انور سے نہ ملتا تو یقینا سمجھتا ہوں کہ میں اپنی زندگی میں ایک بہت بڑا خلا محسوس کرتا اور آج میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضور کو مل کر میری زندگی کا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ میں یہ بات برملا اور ہر جگہ کہہ سکتا ہوں کہ حضور انور صرف ایک روحانی آدمی ہی نہیں بلکہ وہ یقینا خدا کے مقرر کردہ انسان ہیں۔ وہ اس دنیا کے نہیں ہیں۔ یہ باتیں بیان کر کے ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ کہنے لگے مجھ میں طاقت نہیں کہ میں اتنی بڑی ہستی کے بارہ میں کچھ کہہ سکوں۔

انہوں نے اپنے وفد کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں کشتی کا تحفہ پیش کیا اور کہا کہ یہ کشتی امن کی کشتی ہے۔ محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں کی کشتی ہے۔ اب جو اس میں سوار ہوگا وہی امن پائے گا۔ اور یہ احمدیت کی کشتی ہے اور کشتی کا تحفہ دینے کا ایک دوسرا مطلب یہ بھی تھا کہ ہمارے ملک کی معیشت اس سے وابستہ ہے۔ لہٰذا ہمارے ملک کے لیے خاص دعا کریں۔ نیز انہوں نے کہا کہ ہم حضور انور کو سینگال آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں وقت نکالوں گا انشاء اللہ۔

● سینگال سے آنے والے ایک مہمان ڈاکٹر مور جاؤ صاحب جو کہ ڈائریکٹر جنرل اسٹیبلشمنٹ محکمہ صحت ہیں اور سینگال کے تمام ہسپتالوں کے انچارج ہیں، کہنے لگے حضور انور سے ملاقات ہمارے لیے بہت بڑی سعادت ہے۔ جماعت نے وہاں ہسپتال کھولا ہے۔ وہ بہت ہی اعلیٰ اقدام ہے۔ اور کینڈا والوں نے اس ہسپتال کیلئے سامان بھجوایا ہے۔ اس کیلئے بھی میں حضور انور کا شکر گزار ہوں۔ مزید ہسپتال اور صحت اور تعلیم کے شعبہ میں سینگال ضرورت مند ہے۔ خصوصا ماں اور بچے کی کیئر کے ہسپتال کی ضرورت ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ ہم جائزہ لیں گے۔ نیز فرمایا کہ ہم جب کسی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں تو پیچھے نہیں ہٹتے۔ اس پر سب ڈیلی گیشن نے بیک زبان حضور انور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا کہ ہمارے طرف سے بھی یہ ہاتھ کبھی پیچھے نہیں ہوگا۔

موصوف نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: میں نے دنیا کے بہت سے ممالک دیکھے ہیں۔ مذہبی اور سیاسی اجتماع بھی دیکھے ہیں۔ امریکہ یورپ سب جگہوں پر گیا ہوں لیکن آج تک ایسا نظام، ایسا حقیقی اسلام اور اسلام کی ایسی تصویر اس سے پہلے نہیں دیکھی۔ ایسی اطاعت کبھی نہیں دیکھی جو میں نے یہاں لوگوں میں دیکھی ہے اور خلافت سے ایسی محبت، میں یہ علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ دنیا میں کسی جگہ بھی کوئی اپنے سیاسی یا مذہبی لیڈر سے ایسا پیار نہیں کرتا جتنا یہاں میں نے اپنے خلیفہ سے لوگوں کو کرتے دیکھا ہے۔ میں اس سچائی کو تسلیم کرتا ہوں۔

● ڈاکٹر موجاؤ صاحب اور ان کے ساتھ کمشنر سیئر نداؤ صاحب نے عرض کیا کہ ہم دل سے اس سچائی کو قبول کرتے ہیں اور جو ہم نے دیکھا یہ ایک ایسی سچائی ہے کہ جس کو کوئی بھی رد نہیں کر سکتا۔ اور ہمارے دل آج سے آپ کے ساتھ ہیں۔ جو ہم نے دیکھا اور آپ سے سنا ہے خاص طور پر خطاب میں یہ کبھی دل سے محو ہونے والا نہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اصل چیز تقویٰ ہے اور انسان کو ہمیشہ تقویٰ سے کام لینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

● سینگال سے آنے والے ڈاف عمر سائیدو صاحب جو کہ ایک ریڈیو کے ڈائریکٹر ہیں نے عرض کیا۔ میں ریڈیو کا ڈائریکٹر ہوں۔ جماعت کا ہر جمعہ کو پروگرام ہوتا ہے اور حضور انور کا خطبہ جمعہ فرینچ زبان میں لائیونشر ہوتا ہے۔ یہ ملاقات میرے لیے اور میری فیملی کیلئے زندگی کا ایک قیمتی سرمایہ ہے جس کو میں کبھی بھی بھول نہیں سکتا۔ میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خدا کے خلیفہ کا ممنون ہو گیا ہوں۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس کا ہو گیا ہوں۔ کیونکہ جب میں نے انہیں دیکھا ہے اور جب میں نے یہ سچائی دیکھی ہے اسکے بعد اب میرے لیے چارہ نہیں کہ میں ان کا نہ ہوں۔ میں ان کا ہوں۔ میں کہیں بھی ہوں دنیا میں کسی جگہ بھی ہوں آج کے بعد خدا کے خلیفہ کا ہوں۔

میں حضور سے اپنے اپنی فیملی کے لیے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ حضور انور کے خطبہ کا میرے دل پر بہت اثر ہے۔ نیز ہمارے ملک میں پیٹرول اور گیس نکلی ہے۔ اس کے لیے بھی دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا میں نے گھانا کے صدر کو بھی یہ بات کہی تھی کہ اگر آپ انصاف کے ساتھ تقسیم نہ کریں اور کرپشن ہو تو مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ تیل سے تو نائجیر یا بھی مالا مال ہے لیکن وہاں اتنی غربت ہے کہ لوگ ڈسٹ بن سے اٹھا کر بھی کھا رہے ہوتے ہیں اس لیے وسائل کی تقسیم انصاف کے ساتھ ہونی چاہیئے۔

● بعد ازاں محمد حبیب گنا صاحب سیکرٹری جنرل علما کونسل نے اپنا تعارف کرایا اور کہا کہ میں انبور کی بڑی مسجد کا امام ہوں اور آپ کا ممنون ہوں۔ آپ نے جو خطبہ دیا، توحید، محبت اور بھائی چارے کا درس دیا اصل اسلام یہی ہے۔ آپ جو کام محبت اور اخوت کا اور اسلام کی ترقی کا اور امت کو متحد کرنے کا کر رہے ہیں آج اسلام کو اس کی بہت ضرورت ہے۔ نیز اگر حضور ارشاد فرمائیں تو جہاں یوکے میں بھی حضور رہتے ہیں وہاں بھی آؤں اور آ کر دیکھوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یوکے کا ویزہ اگر مل جائے تو ضرور آئیں۔ ویزہ ایمبیسی نے دینا ہے۔ باقی انتظام ہمارے ذمہ ہے۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے سبھی ممبران نے حضور انور نے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔

سینگال کے وفد کی یہ ملاقات 8 بجکر 25 منٹ تک جاری رہی۔

مایوٹ آئی لینڈ کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں مایوٹ آئی لینڈ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ مایوٹ آئی لینڈ سے امسال 9؍افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جن میں دو میاں بیوی احمد سلیم صاحب اور محترمہ ایلاد چکرین صاحبہ کا تعلق ملکی

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اللہ تعالیٰ کے فیض کی روشنی کو مسلسل جاری رکھنے کیلئے استغفار کی ضرورت ہے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2؍فروری 2018)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اس امر کی فوری ضرورت ہے کہ ہر قسم کی نفرتوں کو مٹا دیا جائے اور امن کی بنیادوں کو اُستوار کیا جائے‘‘

(خطاب فرمودہ 22؍اکتوبر 2008ء بمقام برطانوی پارلیمنٹ ہاؤس آف کامنز)

طالب دعا: عبد الرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (صوبہ اڈیشہ)

سیاست سے تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر احمد سلیم صاحب نے بتایا کہ وہ پیشے کے لحاظ سے ایک وکیل اور سیاست دان بھی ہیں۔ان کے ساتھ ان کی اہلیہ بھی سیاست میں حصہ لیتی ہیں۔

مایوٹ کے مبلغ نے عرض کیا کہ ہم وہاں اپنی مسجد اور ایک لائبریری بنانا چاہتے ہیں جس کیلئے سلیم صاحب ہماری بہت مدد کر رہے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہماری کمیونٹی ہر جگہ بنی نوع انسان کی خدمت کر رہی ہے ہم کوئی یورپین کمیونٹی نہیں ہیں۔ایک مذہبی کمیونٹی ہیں۔اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔آپ وہاں جو ہماری مدد کر رہے ہیں اپنی فیس لیتے ہوئے اس کو مدنظر رکھنا ہے ہم بنی نوع انسان کی بھلائی اور خدمت کیلئے کام کر رہے ہیں۔

● وفد میں ایک دوست لابیون یوسف صاحب اپنی فیملی کے ساتھ شامل تھے۔موصوف وہاں کے ابتدائی احمدیوں میں سے ہیں اور اس وقت جماعت کے سیکرٹری مال بھی ہیں۔موصوف نے عرض کیا میں اپنے خاندان میں پہلا احمدی ہوں۔احمدی ہونے سے قبل میرے پاس کچھ نہ تھا۔احمدیت قبول کی تو احمدیت کی برکت سے خدا تعالیٰ نے مجھے کام بھی عطا کیا، گھر بھی عطا کیا اور بیوی بچے بھی عطا کیے۔

مبلغ انچارج نے عرض کیا کہ ان کے والدین ان کو کافر کہتے ہیں اور ان کی بہت مخالفت کرتے ہیں۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کو نصیحت فرمائی کہ آپ اپنے والد کے لیے دعا کیا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔موصوف نے عرض کیا کہ ان کے ہاں جب بچے کی پیدائش ہوئی تھی تو ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ بچہ معذور ہے۔یہ مستقبل میں نہ تو بیٹھ سکے گا نہ کھڑا ہو سکے گا اور نہ ہی دیکھ پائے گا۔چنانچہ انہوں نے حضور کی خدمت میں دعا کی غرض سے تحریر کیا۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچے کی نشونما معجزانہ رنگ میں ہوئی اور وہی بچہ اب بیٹھ بھی سکتا ہے اور کھڑا بھی ہوسکتا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔

یوسف لابیون صاحب نے ملاقات کے بعد بتایا کہ گو کہ بچہ بیٹھ سکتا تھا اور کھڑا بھی ہوسکتا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں بھینگا پن تھا لیکن ملاقات کے بعد حضور انور کے دست مبارک پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں اسکی آنکھیں بھی ٹھیک کر دیں اور اس کا بھینگا پن بھی دور کر دیا۔الحمدللہ۔

مایوٹ آئی لینڈ کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات 8 بجکر 40 منٹ تک جاری رہی۔

لتھوانیا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعدازاں پروگرام کے مطابق ملک لتھوانیا سے آنے والے وفد نے ملاقات کی سعادت پائی۔لتھوانیا سے 58 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔اس میں 46 غیر احمدی، غیر مسلم احباب تھے جبکہ 12 احمدی احباب تھے۔

☆ وفد میں شامل ایک دوست نے عرض کیا کہ وہ مصنف ہیں اور ایک رسالہ بھی نکالتے ہیں انہوں نے عرض کیا میرا مقصد یہ ہے کہ میں انسانیت کے لحاظ سے لکھوں تاکہ لوگ قریب آئیں۔حضور کے خطابات سے انتخاب کر کے بھی لکھتا ہوں تاکہ لوگ اسلام کے قریب آئیں اور ان کو اسلام کی حقیقی تعلیم کا پتا چلے۔میں نے پہلا رسالہ احمدیہ کے حوالہ سے نکالا ہے۔اس میں جماعت کا تعارف، خلفائے احمدیت کا تعارف اور جلسہ سالانہ کے حوالہ سے اور جماعت جو خدمات کر رہی ہے اس حوالہ سے تفصیل سے لکھا ہے۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کو اب لتھوانیا میں پھیلائیں۔آپ تو سارے ملک میں جماعت کا تعارف کروا رہے ہیں اس کو اب سارے ملک میں پھیلائیں۔اس طرح وہاں کے مبلغ کی سستی بھی دور ہوجائے گی اور اس کو بھی کام کرنا پڑے گا۔

☆ لتھوانیا سے پطرس یانو لیونس صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا۔جلسہ سالانہ پر آنے سے قبل اسلام کے بارے میں میرا تصور کچھ اچھا نہ تھا۔لیکن جلسہ میں شمولیت کے بعد اسلام کے بارے میں میرے جذبات بہت مثبت ہوگئے ہیں۔مجھے جلسہ میں اس بات کا احساس ہوا کہ مسلمان اپنے عقیدے کے ساتھ بہت سنجیدہ ہیں۔بلکہ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ عیسائیوں کی نسبت بہت زیادہ سنجیدہ ہیں۔آپ کے خلیفہ بہت متاثر کرنے والی شخصیت ہیں۔اور لوگوں سے بہت کھل کر بات کرتے ہیں۔

☆ لتھوانیا سے ادنس برازاوسکس صاحب کہتے ہیں کہ میں ہمیشہ سے اسلام کا بطور مذہب احترام کرتا تھا۔یہاں آکر احساس ہوا کہ اسلام امن اور برداشت کا مذہب ہے۔خلیفہ صاحب کی شخصیت سے بہت متاثر ہوں۔

☆ ریتا اپسی گی اَنے صاحبہ نے بیان کیا کہ جلسے کا ہر دن ایک نیا تجربہ تھا۔جلسے کے دوستانہ ماحول نے بہت متاثر کیا۔خلیفہ بہت متاثر کن شخصیت کے مالک ہیں۔آپ تحمل کے ساتھ ہر کسی کے سوال کو سنتے اور جواب دیتے ہیں۔اور آپ کی حس مذاح بھی بہت اچھی ہے۔

☆ لتھوانیا سے مانیفا مسکی نی اَنے صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جلسے میں شمولیت سے قبل اسلام کے بارے میں شش و پنج میں تھی کیونکہ بعض مسلمان نہایت ہی غصیلے اور دوسرے مذاہب کے بارے میں عدم برداشت کا شکار ہوتے ہیں لیکن جلسے میں شمولیت کے بعد مجھے اندازہ ہوا ہے کہ احمدی مسلمان دوسروں کی رائے اور مذہب کا احترام کرنے والے اور تمام انسانیت میں امن اور محبت بانٹنے والے لوگ ہیں۔موصوفہ کہتی ہیں اسلام کے بارے میں بہت کچھ نیا سیکھنے کو ملا۔سب لوگ محبت کرنے والے اور خدمت کے لیے تیار رہنے والے ہیں۔خلیفہ صاحب کی مثبت سوچ میرے ذہن پر نقش ہوگئی ہے۔ان کے سوالوں کے دیئے گئے جوابات بہت مفصل اور ہر کسی کو باسانی سمجھ میں آنے والے تھے۔حضور کا امن کا پیغام بہت متاثر کن ہے۔اور مجھے بہت خوشی ہے کہ مجھے حضور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت ملی۔

☆ لتھوانیا سے گینا پاولاوسکی انے صاحبہ نے کہا: اسلام کے بارے میں علم میں اضافہ ہوا۔قرآن کی تلاوت سن کر بہت مزا آیا۔خلیفہ صاحب کے جوابات بہت تفصیل پر مبنی اور مثبت تھے۔

☆ ماریہ کومیا گو صاحبہ نے کہا کہ جلسہ میں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد سے ملنے کا موقع ملتا ہے جو امن کی تعلیم پھیلانا چاہتے ہیں۔اسلام کی تعلیمات کے حوالے سے مختلف موضوعات پر بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔جلسے کے دوران ہر طرف مسکراتے چہرے بہت متاثر کرتے ہیں۔خلیفہ صاحب بہت علمی شخصیت ہیں اور کمال کی حسِ مذاح رکھتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”اپنی تمام تر کوششیں صَرف کر کے قیام امن کیلئے کوشش کریں“

(خطاب فرمودہ 24/ مارچ 2012ء
بمقام طاہر ہال بیت الفتوح برموقع نویں سالانہ امن کانفرنس)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”مجھے ڈر ہے کہ مختلف ممالک کے سیاسی اور اقتصادی تغیرات ایک عالمگیر جنگ پر منتج ہوسکتے ہیں“

(خطاب فرمودہ 22/ اکتوبر 2008ء بمقام برطانوی پارلیمنٹ ہاؤس آف کامنز)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

”نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں
وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں
ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت آئی۔انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپ ؐ نے فرمایا کہ
جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کرلو۔“

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 263)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خطبہ عید الفطر

عید کے پرمسرت موقع پر تمام دنیا کے احمدیوں کو عید کی مبارک باد

بصیرت افروز خطبہ عید میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات کے حوالے سے حقیقی اور سب سے بڑی عید کا لطیف بیان

احمدیوں کو اس حقیقی عید کے حصول کے لیے عملی اصلاح کی طرف توجہ کرتے ہوئے تبلیغ کے لیے مزید کوشش کرنے کی تحریک

اسیران راہ مولیٰ، شہدائے احمدیت کے لواحقین، خادمین سلسلہ، واقفین زندگی، مبلغین سلسلہ، تمام احمدیوں نیز مسلم امۃ کے لیے دعا کی تحریک

خطبہ عید الفطر سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 5رجون 2019ء بمطابق 5راحسان 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (یو۔کے)

(خطبہ عید کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے قریباً سو سال سے زائد عرصہ پہلے عید پے، ایک خطبہ دیا تھا وہ مضمون آج بھی بہت اہم ہے۔ اس لیے اس خطبہ سے استفادہ کرتے ہوئے میں آج عید کے حوالے سے کچھ باتیں کروں گا۔

انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اسے خوشیاں ملیں اور بار بار ملیں اور عید کا مطلب ہی یہ ہے کہ بار بار آنے والی۔ امام راغب نے لکھا ہے کہ العید وہ ہے جو بار بار لوٹ کر آئے۔ پھر لکھتے ہیں کہ اصطلاح شریعت میں یہ لفظ یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ پر بولا جاتا ہے کیونکہ شرعی طور پر یہ دن خوشی کیلئے مقرر کئے گئے ہیں اور خوشی کیلئے یہی ہوتا ہے کہ وہ بار بار آئے۔ (مفردات امام راغب زیر لفظ عود)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ عید کیا ہے اور خوشی کیا ہے؟ یہ بیان فرماتے ہیں۔ اس پر اگر ہم غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ خوشی اصل میں اجتماع کا نام ہے، جمع ہونے کا نام ہے، اکٹھے ہونے کا نام ہے اور دنیا کی جس قدر خوشیاں ہیں وہ اجتماع سے پیدا ہوتی ہیں۔ عام معاشرتی زندگی میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ایک انسان کو خوشی اس وقت مل رہی ہوتی ہے جب لوگ جمع ہوں اور اس کیلئے وہ بڑی تیاری کرتا ہے، لوگوں کو جمع کرتا ہے۔ جب اس کی شادی ہوتی ہے پھر اس وقت خوشی کرتا ہے۔ پھر بچوں کے پیدا ہونے پر خوشی کرتا ہے کیونکہ شادی کے بعد ایک نئی روح آکر ان کے ساتھ مل جاتی ہے، ایک جماعت میں اضافہ ہوتا ہے۔ دنیا میں جس قدر اجتماع ہوتے ہیں وہ خوشیوں ہی کا موجب ہوتے ہیں اور دنیا میں عموماً خوشی کے اظہار کا یہی طریق ہے کہ بہت سے لوگ ایک خاص تقریب کیلئے خوشی کے اظہار کیلئے جمع ہوں۔ میلوں وغیرہ پر جو لوگ جمع ہوتے ہیں وہ بھی اس لیے ہوتے ہیں کہ میلے پر جا کر خوشی کریں۔ کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی انسان چھپتا پھرے، کسی کے پاس نہ بیٹھے، جنگلوں میں چلا جائے اور جب اس سے پوچھا جائے کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو تو وہ کہے کہ میں خوشی منا رہا ہوں۔ آج میرے لیے عید کا دن ہے۔ کسی ملک، کسی علاقے، کسی قوم میں ایسی خوشی اور عید نہیں ہوتی جہاں لوگ عید اور خوشی منانے کیلئے ایک دوسرے سے چھپ رہے ہوں اور بھاگتے ہوں بلکہ ہر ایک قوم کی عید یہی ہے کہ لوگ جمع ہوں اور خوشیاں منائیں۔ ہاں جو لوگ اپنے غم اور افسردگی کو بڑھانا چاہتے ہیں ان کا یہ طریق ہوتا ہے کہ دوسروں سے علیحدہ رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ڈپریشن کے مریضوں میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ عموماً یہ حالت ہوتی ہے۔ ہاں جو اپنے غم غلط کرنا چاہتے ہیں، اپنے غموں کو مٹانا چاہتے ہیں وہ مجلسوں میں بھی بیٹھتے ہیں اور لوگوں سے ملتے جلتے ہیں۔ عام طور پر ایسے مریض جو علیحدہ رہنے والے ہوں ان کو ڈاکٹر بھی یہی مشورہ دیتے ہیں کہ لوگوں میں بیٹھیں، باہر نکلیں سوشلائز (socialise) ہوں۔ پس غم کو پسند کرنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ علیحدگی اختیار کریں، گھروں میں بیٹھیں تب بھی علیحدہ، باہر جائیں تب بھی علیحدہ ایک کونے میں جا کر بیٹھ جائیں گے۔ غرض ایسے لوگ علیحدگی کو ہی پسند کرتے ہیں۔ اگر ان کے گھر میں کوئی مرگ ہو جائے، کوئی فوت ہو جائے، لوگ ہمدردی کیلئے جائیں تو تب بھی جس کو بہت صدمہ ہوتا ہے اور غم ہوتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ مجھے علیحدہ چھوڑ دو۔ میرے پاس سے ہٹ جاؤ۔ علیحدگی میں اسے اظہار غم کا بہتر موقع ملتا ہے وہ اپنے دل کی بھڑاس آسانی سے نکال سکتا ہے۔ نارمل انسانوں میں بھی بہت سی طبائع ہیں جو لوگوں کے سامنے اپنے اظہار غم نہیں کر سکتیں اور چاہتی ہیں کہ علیحدہ ہو کر اپنا غم غلط کریں یا کسی بہت قریبی کے ساتھ ہوں، زیادہ مجمع نہ اکٹھا ہو لیکن یہ کبھی نہیں ہوگا کہ کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور لوگ اس کے گھر جمع ہوں اور وہ کہے کہ ہٹ جاؤ مجھے اکیلا رہنے دو۔ تم لوگوں کے جمع ہونے کی وجہ سے میرا دل گھبراتا ہے بلکہ وہ تو لوگوں کو بلا بلا کر جمع کرے گا اور جتنے لوگ آئیں گے اتنا زیادہ وہ خوش ہوگا وہ سب سے خوشی سے ملے گا۔

اسی طرح شادی پر جتنے زیادہ لوگ اس کے بلانے پر آئیں اسے خوشی ہوتی ہے۔ پس اظہار غم کیلئے علیحدگی پسند کی جاتی ہے اور اظہار خوشی کیلئے اجتماع۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں رکھا ہے کہ جب اسے خوشی ہو تو دوسروں سے ملے اور مل کر خوشی حاصل کرے۔ ہاں دنیا میں بعض مطالبات کیلئے آج کل جلسے جلوس وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ وہ بھی اس لیے ہوتے ہیں کہ ہمیں غموں سے آزادی ملے اور احتجاج اس لیے ہوتے ہیں کہ ہمیں خوشیاں نصیب ہوں۔ تو مقصد ان کا بھی اکثر یہی ہوتا ہے۔ پس خوشی اور اجتماع دونوں لازم و ملزوم ہیں اور اسلام چونکہ دینِ فطرت ہے اس لیے اس نے عید کے موقع پر خوشی کا موقع پیدا کیا ہے، مسلمانوں کو جمع ہونے کا حکم دیا ہے۔ صرف ایک جگہ کے قریبی لوگ نہیں بلکہ تمام علاقے کے لوگ عید کے موقعے پر عید گاہ میں جمع ہوں اور عید کی خوشی منائیں۔ پس اس نظر سے ہم دیکھیں تو واضح ہوتا ہے کہ خوشی درحقیقت اجتماع کا نام ہے اور اس لحاظ سے عید اجتماع کا نام ہے اور سب سے بڑی عید وہی ہو سکتی ہے جس میں سب سے بڑا اجتماع ہو اور اس سب سے بڑے اجتماع کی بنیاد کب پڑی جس کی وجہ سے سب سے بڑی عید کا موقع پیدا ہوا؟ وہ اس وقت ہوا جب اللہ تعالیٰ کے ایک پیارے انسان نے تمام دنیا کو پکار کر کہا کہ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:159) کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

دنیا نے چھوٹی چھوٹی بہت سی عیدیں دیکھی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت بھی عید ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت بھی عید ہوئی۔ حضرت مسیح اور تمام انبیاء کے وقت میں عیدیں ہوئیں لیکن یہ تمام عیدیں ان علاقوں میں ہوئیں جہاں یہ نبی پیدا ہوئے یا جس قوم میں مبعوث ہوئے۔ اس لیے یہ سب چھوٹی چھوٹی عیدیں ہیں مگر حضرت آدمؑ سے لے کر اگر دنیا میں کوئی بڑی عید ہوئی تو وہ وہی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک انتہائی پیارے کو کہا کہ تم اپنے ذریعہ سے تمام جہان کو ایک جگہ جمع کرو۔ پس یہی بڑی عید تھی جس میں خدا تعالیٰ نے اپنے خاص کلام کے ذریعہ تمام جہان کو ایک جگہ جمع کرنے کا حکم دیا، اپنے محبوب کی معرفت یہ حکم دیا، تمام دنیا کو کہہ دیا کہ اس کے ہاتھ پر جمع ہو جاؤ۔ اس میں کسی قوم، کسی ملک، کسی علاقے کی شرط رکھی نہیں گئی۔ خواہ کوئی مصری ہو، چینی ہو، ایرانی ہو، عرب ہو، یورپین ہو، امریکن ہو، جزائر کا رہنے والا ہو، کوئی ہو سب جمع ہو سکتے ہیں کیونکہ اب یہ نہیں کہا جائے گا کہ میں اپنے موتی سؤروں کے آگے نہیں ڈالتا اور نہ یہ کہا جائے گا کہ میں اپنی روٹی کتوں کے آگے نہیں پھینکتا۔ حضرت مسیحؑ کے آنے کے وقت بھی عید ہوئی تھی مگر وہ عید صرف ان کی اپنی قوم کیلئے ہی تھی۔ اگر وہ غیروں کو کھانا کھلاتے تو پھر ان کی قوم کیا کھاتی، ان کی عید کس طرح ہوتی۔ اس لیے حضرت مسیحؑ نے کہا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اَور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ پس ان کا آنا صرف بنی اسرائیل کیلئے ہی عید تھا لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خدا تعالیٰ نے بھیجا تو ایسے خزانوں کے ساتھ بھیجا کہ جن میں چاہے جتنا بھی خرچ کیا جائے کوئی کمی نہیں آسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپؐ کو کہا کہ تم سے جو مانگے اسے دو بلکہ دنیا کو بلا بلا کر کہو کہ آؤ تمہیں جس چیز کی ضرورت ہے میں تمہیں دیتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فرمایا کہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ:12) اور تو لوگوں کے سامنے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو بیان کر، تا کہ وہ بھی ان نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ حضرت مسیحؑ نے تو ایک عورت کے سوال کرنے پر یہ کہا تھا کہ مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو پھینک دیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرا کام ہے کہ جو سوال کرے اسے ضرور دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ (الضحیٰ:11) اور سوالی کو تُو مت جھڑک۔ اور اسے ضرور دے بلکہ جیسا کہ پہلے بتایا ہے یہ فرمایا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور لوگوں کو بلا بلا کر یہ نعمتیں دو۔ اعلان کرو کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہ نعمتیں دی ہیں آؤ تم بھی ان میں سے حصہ لو۔

پس آپؐ کو دوسرے انبیاء پر یہ فضیلتیں ہیں۔ پہلے انبیاء کے پاس اگر کوئی غیر قوم کا سوالی آتا تو کہتے تھے کہ ہمارے پاس جو کچھ ہے صرف اپنی قوم کے لیے ہے، تمہیں کچھ نہیں دے سکتے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خزانہ دیا گیا ہے اس کے بارے میں نہ صرف یہ کہا کہ دھتکارو نہیں بلکہ محتاجوں کو گھر گھر جا کر دینے کا حکم ہے۔ پس آپؐ نے روحانی خزانے بھی گھر گھر بانٹے اور دنیاوی خزانے بھی گھر گھر بانٹے بلکہ تا قیامت اس تقسیم کیلئے روحانی

خزانے چھوڑ دیے۔ پس یقیناً آپؐ کا آنا سب سے بڑی عید کا دن تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تکمیل ہدایت ہوئی، شریعت کامل ہوئی اور آپؐ خاتم النبیین کے بلند مقام کے ساتھ دنیا میں بھیجے گئے۔

پھر ایک عید کا دن وہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کر کے تکمیل تبلیغ اور اشاعت دین کا ذمہ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج کر خود ذمہ لیا اور وہ دن آیا جب لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (التوبۃ:33) کا ہونا مقدر تھا۔ یقیناً شریعت اسلام کی تکمیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوئی۔ آپ کے آنے پر سب دنیا کو کہا گیا کہ اب ایسا نبی مبعوث ہوا ہے جس کے ساتھ بہت ہی وسیع خزانے ہیں۔ تم اس کے ساتھ آؤ اور جو کچھ چاہتے ہو لو۔

(ماخوذ از خطبات محمودؓ، جلد 1، صفحہ 27 تا 30، خطبہ عید بیان فرمودہ 2/اگست 1916ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجا تا بذریعہ اس تعلیم قرآنی کے جو تمام عالَم کی طبائع کیلئے مشترک ہے دنیا کی تمام متفرق قوموں کو ایک قوم کی طرح بناوے اور جیسا کہ وہ واحد لاشریک ہے ان میں بھی ایک وحدت پیدا کرے اور تا وہ سب مل کر ایک وجود کی طرح اپنے خدا کو یاد کریں اور اس کی وحدانیت کی گواہی دیں اور تا پہلی وحدت قومی جو ابتدائے آفرینش میں ہوئی اور آخری وحدت اقوامی جسکی بنیاد آخری زمانہ میں ڈالی گئی یعنی جسکا خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے وقت میں ارادہ فرمایا۔ یہ دونوں قسم کی وحدتیں خدائے واحد لاشریک کے وجود اور اسکی وحدانیت پر دوہری شہادت ہو کیونکہ وہ واحد ہے اس لیے اپنے تمام نظام جسمانی اور روحانی میں وحدت کو دوست رکھتا ہے۔“ وہ واحد ہے اس لیے اپنے تمام نظام جسمانی اور روحانی میں وحدت کو دوست رکھتا ہے ”اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے۔“ اُس وقت تک جاری ہے ”اور آپؐ خاتم الانبیا ہیں اِس لیے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپؐ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپؐ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپؐ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لیے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لیے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفا ہے پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے۔“ یعنی مسیح موعود ”کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (الصّف:10) یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو۔“ کسی قسم کا اختلاف ہو یا کمزوری ہو ”اس لیے اِس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔“

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23 صفحہ 90-91)

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہ پیغام اور کام ہے جس کو تکمیل تک پہنچانے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے ہی طفیل جو یقیناً عرش سے ٹکرائیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شکل میں آپؐ کو ایک غلام صادق عطا فرمایا۔ چنانچہ اس غلام صادق کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے آقا و مطاعؐ کی اتباع میں یہ اعلان کرنے کا فرمایا کہ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:159) کہ مسیح موسویؑ نے تو مانگنے والوں کو دھتکار دیا تھا لیکن مسیح محمدیؐ کو اس غلامی کی وجہ سے وسیع دسترخوان عطا فرمایا جہاں کسی کو بیٹھنے سے دھتکارا نہیں گیا بلکہ بلا بلا کر کہا جا رہا ہے کہ اس دسترخوان سے کھاؤ۔ اس لیے ہر نئی روح جو اس دسترخوان پر بیٹھ کر ہم میں شامل ہوتی ہے ہمارے لیے خوشی اور عید کا باعث ہوتی ہے۔ یہ شریعت کے احکام پر جمع ہونے کی عید ہے اور جب سب لوگ عملی زندگی میں ایک دین پر جمع ہو جائیں گے تو اس کے نتیجہ میں جو عید ہو گی وہ اصل عید اور بڑی عید ہو گی اور اس عید کا کرنا اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ پس اگر حقیقی عید کا کرنا اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے تو پھر ہمیں اپنی حالتوں کا بھی جائزہ لینا ہو گا کہ کس طرح ہم اس کام کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے لیے جو لائحہ عمل تجویز فرمایا ہے اس پر عمل کر کے ہم جلد سے جلد اس حقیقی عید کو لانے کے سامان کر سکتے ہیں، اس کام کو صحیح رنگ میں سرانجام دے سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ہمارے سپرد کیا ہے۔ آپؑ نے جو نصائح فرمائیں ان میں سے مختصراً بعض باتیں بیان کرتا ہوں۔

فرمایا کہ ایسی فطرت حاصل کرو کہ خدا تعالیٰ کی محبت کسی غرض کیلئے نہ ہو۔ یہ ہماری فطرت میں ہو جائے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے محبت کرنی ہے اور بغیر کسی غرض کے کرنی ہے۔ ایک دلی جذبے سے محبت کرنی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 9، صفحہ 96)

پھر فرمایا کہ قرآن کو بکثرت پڑھو اور اپنے عملوں کو اس کے مطابق ڈھال کر عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبیاں دنیا پر ظاہر کرو۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 155)

فرمایا کہ تبلیغ کیلئے تقویٰ بھی ضروری ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 9، صفحہ 413)

اس لیے قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر کے ہی تقویٰ پیدا ہو سکتا ہے اور عملی خوبیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ پھر فرمایا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی بھرپور کوشش کرو۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 265)

یہ دونوں تمہارے فرائض میں داخل ہیں۔ پھر آپؑ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کو اقرار توحید اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور ذکر الٰہی اور اپنے بھائیوں کے حق ادا کرنے میں خاص رنگ پیدا کرنا چاہیے۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 95)

پھر آپؑ فرماتے ہیں سچی توبہ کرو اور خدا تعالیٰ کو سچائی اور وفاداری سے راضی کرو۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 191)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 263)

تہجد میں باقاعدگی اختیار کرو۔ نوافل کی طرف توجہ دو۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 245)

پھر آپؑ فرماتے ہیں اپنے دینی علم کو بڑھاؤ۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 9، صفحہ 275)

پھر فرمایا تقویٰ میں ترقی کرو۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 5، صفحہ 435)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ حق کا ہمیشہ ساتھ دو۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 115)

سچائی پر قائم رہو، کبھی جھوٹ تمہارے سے نہ نکلے۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں منکرین کیلئے بھی دعا کرو، جو نہیں ماننے والے، مسیح موعودؑ کے منکر ہیں ان کیلئے بھی دعا کرو۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 2، صفحہ 74)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ نئے شامل ہونے والوں سے حسن سلوک کرو جو نئے تمہارے اندر شامل ہوتے ہیں، نئی روحیں آتی ہیں، اس اجتماع میں اضافہ کر رہی ہیں ان سے حسن سلوک کرو اور اپنے عمل سے ان کی تربیت کی کوشش کرو۔ حسن سلوک بھی کرو اور اپنے عملی نمونے ایسے دکھاؤ کہ تمہیں دیکھ کے ان کی تربیت ہوتی جائے۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 349)

یہ چند باتیں میں نے بیان کی ہیں جو خلاصہ ہیں ان نصائح کا جو آپؑ نے ہمیں مختلف وقتوں میں فرمائیں۔ پس بہت توجہ اور محنت سے ہمیں آپ علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے اور اپنے سپرد کام کے سرانجام دینے کی ضرورت ہے۔ تمام دنیا کیلئے ایک نبی بھیجنا خدا کا کام تھا۔ دنیا کیلئے کامل اور مکمل شریعت بھیجنا خدا کا کام تھا۔ پھر تکمیل تبلیغ کیلئے تکمیل اشاعت کیلئے حضرت مسیح موعود کو بھیجنا خدا کا کام ہے۔ مگر عید منانا اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے اس لیے جماعت کے لوگوں کو توجہ اور غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح ہم ایسا اجتماع کریں جو حقیقی عید دکھانے والا ہو کیونکہ حقیقی عید اور سچی عید وہی ہو گی جب خدا تعالیٰ کے کلام پر سب لوگ جمع ہو جائیں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک پیشگوئی کی تھی کہ اے ہمارے باپ! جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو، تیری بادشاہت آوے، تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر بھی بر آوے، قائم ہو جائے۔ اس سے یہ سمجھا گیا کہ گویا خدا کی بادشاہت زمین پر نہیں ہے حالانکہ یہ بھی بائبل میں لکھا ہے کہ خدا کی بادشاہت جس طرح آسمان پر ہے زمین پر بھی ہے۔ دونوں حوالے ہی متی کے ہیں۔ پس یہ نہیں کہہ سکتے کہ حضرت مسیحؑ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بادشاہت زمین پر نہیں تھی اس لیے آپؑ نے یہ کہا بلکہ یہ ایک دعا تھی جو حضرت مسیحؑ نے مانگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق تھی کہ جس طرح خدا ایک ہے اسی طرح اس کا نبی بھی ایک آوے جو تمام دنیا کو ایک جگہ اکٹھا کرے۔ اس میں یہ اشارہ بھی پایا جاتا ہے کہ جس طرح آسمان پر آسمان کے ہر حصے میں فرشتے تسبیح اور تحمید کر رہے ہیں اسی طرح زمین کے چپے چپے پر بھی ایسے لوگ پیدا ہو جائیں جو خدا تعالیٰ کی تحمید اور تقدیس بیان کریں۔ پس دنیا کے چپے چپے پر ایسے لوگ پیدا کرنا مسیح موعودؑ کی

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”دُنیا کو فتح کرنے کا صحیح طریق یہ ہے کہ غریب اَقوام کو وہ مقام دینے کی ہر کوشش کی جائے جو اُن کا حق ہے“

(خطاب فرمودہ 22/اکتوبر 2008ء بمقام برطانوی پارلیمنٹ ہاؤس آف کامنز)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”دنیا میں اَمن قائم کرنے کی خاطر ہمیں ایک اَور اُصول یہ سکھایا گیا ہے کہ دوسروں کی دولت کو للچائی نظروں سے مت دیکھو“

(خطاب فرمودہ 22/اکتوبر 2008ء بمقام برطانوی پارلیمنٹ ہاؤس آف کامنز)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (صوبہ تامل ناڈو)

جماعت کا فرض ہے لیکن ہم اپنے آپ کو بھی دیکھیں کہ کیا ہم خدا تعالیٰ کے ذکر اور اس کی تقدیس بیان کرنے اور اپنے عملوں کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالنے والے ہیں۔ یہ عیدیں جو ہم منا رہے ہیں اس کیلئے ہم بڑی تیاریاں کرتے ہیں حسب توفیق کپڑوں سے لے کر کھانے پینے کے انتظامات تک سب کچھ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ سب خرچ ہم کوئی فائدہ اٹھانے کیلئے نہیں کرتے بلکہ ایک اجتماع کی خوشی میں کرتے ہیں۔ یقیناً اس بات پر ہی خوشی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خوشی کرو اور یہ بھی اللہ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے جس کیلئے کرتے ہیں لیکن ویسے کوئی مادی فائدہ تو ہمیں نہیں پہنچ رہا۔ ہاں روحانی فائدہ پہنچ رہا ہے اور یقیناً پہنچتا ہے اگر ہم نیک نیتی سے اس عید کو اس لیے کریں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رمضان کے بعد عید مناؤ اور آج کے دن خوشی کرو اور کھاؤ پیو۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر سرور اور خوشی حاصل کرنے کے انتظام کیلئے اللہ تعالیٰ نے جو تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کیلئے رسول بھیجا ہے اس طرف ہم میں سے ہر ایک کی توجہ اس طرح نہیں ہے جو ہونی چاہیے۔ اس رسول کے پیغام کو پھیلانے کیلئے ہماری کوشش وہ نہیں ہے جو ہونی چاہیے اس اجتماع کے بڑھانے میں ہم جتنا حصہ لے رہے ہوں گے، جتنی ہم تیاری کر رہے ہوں اور پھر اس لیے کوشش کریں کہ اس اجتماع کو ہم نے بڑھانا ہے جس کیلئے رسول بھیجا گیا تھا تو اس کا ثواب بھی خدا تعالیٰ ہمیں دے گا اور اس حقیقی عید پہ اس سے بہت زیادہ دے گا جو عید کی خوشیاں منانے سے دیتا ہے۔ گویا یہاں صرف خرچ نہیں کیا جا رہا بلکہ ہر قسم کا فائدہ بھی مل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پہلے سے بڑھ کر مل رہی ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جڑ کر اس بڑی عید کے زمانے کا حصہ بننے والوں میں ہم شامل ہیں۔ مسیح موعود کا زمانہ وہ ہے جب اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ حاصل ہو جائے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی جماعت کے ذریعہ پھیلا کر سب دنیا کو ایک جگہ پر جمع کر دیا جائے گا۔ اس وقت ان شاء اللہ ہماری اصل عید ہوگی۔ جب تک وہ عید نہیں ہے صرف ان عیدوں پر خوش نہیں ہو جانا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کا آپؑ نے ہم سے وعدہ بھی لیا ہوا ہے پس اس کیلئے ہمیں کوشش کی ضرورت ہے۔

آج دنیا اللہ اکبر کے نعرے سے خوف زدہ ہو جاتی ہے کیونکہ بعض مسلمانوں کے عمل ایسے ہیں کہ اللہ اکبر اور اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد عبدہ و رسولہ کی آواز سے دنیا گھبراتی ہے لیکن ہمارا کام ہے کہ ان پیارے الفاظ کی حقیقت کو دنیا پر اس طرح کھولیں کہ ہر قوم کے لوگ اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد عبدہ و رسولہ پڑھنے اور اسکا ورد کرنے میں راحت محسوس کریں، خوشی محسوس کریں۔ تمام دنیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے کی بجائے آپؐ پر درود بھیجنے میں خوشی محسوس کرے۔ خدا تعالیٰ کو برا بھلا کہنے کی بجائے 'اللہ اکبر' کا نعرہ لگانے والے ہوں۔

(ماخوذ از خطباتِ محمودؓ، جلد 1، صفحہ 31 تا 33، خطبہ عید بیان فرمودہ 2 اگست 1916ء)

گزشتہ دنوں جس طرح جرمنی میں ایک مسلمان کو اس لیے گرفتار کر لیا گیا کہ اس نے اپنے ایک دوست کو بڑے عرصے بعد دیکھا اور اس کو دیکھ کر خوشی سے اونچی آواز میں بازار میں 'اللہ اکبر' کہہ دیا اور پولیس نے اس کو گرفتار کر لیا کہ شاید یہ دہشت گرد ہے۔ تو یہ خوف نہ صرف دور کرنا ہمارا کام ہے بلکہ یہ کوشش ہے کہ جرمن بھی، انگریز بھی اور یورپ کے دوسرے ممالک کے لوگ بھی اور امریکہ کے رہنے والے بھی اور دنیا کے کسی بھی ملک میں رہنے والے 'اللہ اکبر' کہنے میں خوشی محسوس کریں، تب ہی ہماری حقیقی عید ہوگی اور ان شاء اللہ یہ ایک دن ہوگا اور ضرور ہوگا کہ تمام دنیا کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں گے۔ یہ باتیں کسی دیوانے کا خواب نہیں ہے، یہ کسی بچے کی سوچیں نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کی تعبیر ہیں جو ایک دن پوری ہوں گی ان شاء اللہ۔ یہ اس کا وعدہ ہے کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ (المجادلۃ:22) کہ خدا نے ازل سے مقدر کر چھوڑا ہے کہ وہ اور اسکا رسول غالب رہیں گے۔ پس یہ تو تقدیر الٰہی ہے جو پوری ہونی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ دنیا میں پھیلنا ہے۔ مسیح موعودؑ کے ذریعہ حقیقی عید کی خوشیاں امت کو ملنی ہیں پس اس کیلئے ہم میں سے ہر ایک کو اس کی جتنی بھی صلاحیت ہے تبلیغ کی کوشش کرنی چاہیے تا کہ وہ اجتماع ہم دیکھ لیں جسکا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس وعدے کے مطابق ہماری کوششوں سے بڑھ کر اس وقت ہمیں پھل لگا رہا ہے اور مشرکین بھی توحید کی آغوش میں آ رہے ہیں لیکن اس میں ہمیں تیزی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ افریقہ میں بے شمار لوگوں کے خطوط آتے ہیں کہ مشرک تھے اب بیعت کر کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے لگ گئے ہیں یا بعض بوڑھے تھے جنہیں عیسائیت پہ تسلی نہیں ہوئی تو مشرک بن گئے، بتوں کی پوجا کرنے لگ گئے۔ احمدیت کا پیغام پہنچا تو انہوں نے سن کے کہا کہ مَیں تو مرنے کے قریب ہوں، میرے لیے دین بدلنا مشکل ہے لیکن یہ پیغام حقیقی ہے اور یہی توحید ہے اور تمہارے پیغام میں مجھے یقیناً سچائی نظر آ رہی ہے اور میرے بچوں نے یہ پیغام قبول کیا ہے اور میری دعا یہ ہے کہ آئندہ نسلیں میری اسی توحید پر قائم ہو جائیں۔

تو یہ انقلابات بھی اللہ تعالیٰ پیدا کر رہا ہے لیکن اس کیلئے ہماری طرف سے جس کوشش کی ضرورت ہے وہ پہلے سے بڑھ کر ہونی چاہیے۔ خدا تعالیٰ ہمارے دلوں سے دنیا کی ملونی دور کر دے اور اپنی محبت کو ہمارے دلوں میں جگہ دے۔ اپنے دین اپنے جلال اور اپنی شان کو دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور مقام ہم دنیا کو بتانے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کی ہمیں توفیق دے۔ ہمارے دلوں کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی محبت سے بھر دے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت میں بیان کردہ اس نصیحت پر عمل کرنے والے ہوں جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا'' فرماتے ہیں ''سو تم اس مقصد کی پیروی کرو'' یعنی اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرو ''مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔''

(ماخوذ از رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 306-307)

اپنے عملی نمونوں سے بھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے آپؑ کا مددگار بنائے تا کہ اسلام کے غلبہ اور توحید پر دنیا کے اجتماع سے ہم حقیقی عید کی خوشیاں منانے والے ہوں اور اس عید کو دیکھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کیلئے مقدر ہے۔

اب اسکے بعد ہم دعا کریں گے۔ دعا سے پہلے میں آپ کو بھی اور تمام دنیا کے احمدیوں کو عید کی مبارکباد بھی دیتا ہوں۔ دعا میں اسیران راہ مولیٰ کو یاد رکھیں جو بعض جگہوں پر بڑی سخت مشکلات میں جیلوں میں بند ہیں اور موسم کی شدت بھی بڑی ہے۔ شہداء کے بیوی بچوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ سلسلہ کے خادموں کو، واقفین زندگی کو دعاؤں میں یاد رکھیں مبلغین کو دعاؤں میں یاد رکھیں جو مختلف دنیا میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں ہمت بھی پیدا کرے اور ان میں وفا بھی پیدا کرے اور ان میں پہلے سے بڑھ کر جوش بھی پیدا کرے کہ وہ توحید کا پیغام اپنے اپنے جہاں جہاں وہ متعین ہیں وہاں کے ہر شخص کو پہنچانے والے ہوں، یہ مائدہ بانٹنے والے ہوں۔ تمام احمدیوں کیلئے عمومی طور پر دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی حفاظت میں رکھے، حاسدوں کے حسد اور شر سے محفوظ رکھے۔ مسلم اُمہ کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل اور سمجھ دے اور یہ مسیح موعود کو ماننے والے ہوں اور دجالی چنگل میں جو پھنسے ہوئے ہیں اس سے نکلنے والے ہوں، اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو یہ دوبارہ قائم کرنے والے ہوں۔

☆☆☆ خطبہ ثانیہ، دعا ☆☆☆

دعا کر لیں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مبارک ہو دوبارہ۔ السلام علیکم۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 16 جولائی 2019)

کلامُ الامام

''تزکیۂ نفس بھی ایک موت ہے
جب تک کہ کُل اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیۂ نفس کہاں حاصل ہوتا ہے''

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 281)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

''سب سے عمدہ تجارت دین کی ہے
جو دردناک عذاب سے نجات دیتی ہے''

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 194)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

''ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص
اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 420)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

کلامُ الامام

''جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور
انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے''

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 281)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

عہدِ وقف اور اس کا نبھانا

نیشنل اجتماع واقفینِ نَو برطانیہ منعقدہ 7 / اپریل 2019ء بمقام طاہر ہال مسجد بیت الفتوح، مورڈن کے اختتامی اجلاس سے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۬
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی والدین کی تعداد جو اپنے بچوں کو دین کی خاطر وقف کر رہے ہیں مسلسل بڑھ رہی ہے اور یوں ہر سال پیدا ہونے والے ہزاروں بچے وقف نو کی سکیم میں شامل ہو رہے ہیں۔ آپ سب ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں جن کی زندگیاں ان کے والدین نے پیدائش سے قبل ہی اسلام کی خاطر وقف کر دی تھیں اور اب آپ میں سے بہت سے شعور کی عمر کو پہنچ رہے ہیں۔

آپ میں سے کچھ ابھی سکول میں ہیں، جبکہ بہت سے اپنی اعلیٰ تعلیم مکمل کر کے جماعت میں مستقل طور پر وقف زندگی کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ بہت سے ایسے بھی ہیں جو جامعہ احمدیہ سے تعلیم مکمل کرنے اور تربیت پانے کے بعد میدانِ عمل میں بحیثیت مربی و مبلغ کام کر رہے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو جماعت کی اجازت سے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اپنے کام کر رہے ہیں مگر ان کیلئے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ جماعتی خدمت کیلئے جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو وقت نکالیں اور ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ وہ واقفِ نَو ہیں۔

سب سے اول اور اہم بات ہر واقفِ نَو کو سمجھ لینی چاہیے کہ اس کا وقف تب ہی حقیقی اور فائدہ مند ہو سکتا ہے جب اسکا اللہ تعالیٰ سے مخلصانہ تعلق قائم ہو اور اس کیلئے اہم ترین راستہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز کا قیام ہے۔ اس لیے ہر حال میں پانچ وقت نمازیں پورے اخلاص اور لگن سے اللہ تعالیٰ کے حضور ادا کریں۔

ہر احمدی مسلمان مرد کا یہ مذہبی فریضہ ہے کہ وہ باجماعت نمازیں ادا کرے۔ لہٰذا آپ میں سے جو مسجد یا نماز سنٹر سے مناسب فاصلے پر رہتے ہیں ہر ممکن کوشش کریں کہ نمازیں باجماعت ادا کریں۔ باجماعت نماز آپ کی روزمرہ زندگی کا سب سے اہم جزو ہونا چاہیے۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ بہت سے واقفین نَو شعور اور سوجھ بوجھ کی عمر کو پہنچ چکے ہیں اور بہت سے بلوغت میں قدم رکھ رہے ہیں اس کے باوجود نماز باجماعت تو درکنار، بعض سے پوچھنے پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پنجوقتہ نماز کا ہی التزام نہیں۔ ایسے وقف کا کیا مقصد اور اس کا کیا فائدہ؟ ایک طرف انہوں نے اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی خاطر وقف کرنے کا عہد کیا ہے اور دوسری طرف وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل ہیں جو ایمان کا اقرار کرنے کے بعد ہر مسلمان کے دین کا سب سے اہم رکن ہے۔ اس لیے یہ بات یاد رکھیں کہ آپ کے وقفِ زندگی کا عہد تبھی با مقصد ہو سکتا ہے جب آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں اور ہر حال میں اس سے مخلصانہ تعلق قائم رکھیں۔

اگر آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بنیادی فریضہ ہی ادا نہیں کر رہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ اس سے وفا اور اخلاص کا تعلق پیدا کر سکیں؟ اس لیے اگر آپ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ آپ صرف نام کے ہی وقفِ نَو نہیں بلکہ آپ نے حقیقی رنگ میں اپنی زندگی اسلام کی خاطر وقف کی ہے اور آپ اس عہد کو پورا کرنے کیلئے پُرعزم ہیں جو آپ کے والدین نے کیا تھا تو پھر آپ کو دین کے اس لازمی حصہ کو مقدم رکھنا ہوگا۔ آپ کو اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے اور اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ کوئی دن بھی ایسا نہ گزرے جس میں آپ پنجوقتہ نمازوں کے بنیادی فریضہ کو انجام دینے سے غافل رہے ہوں۔ یہ بات واضح رہے کہ اگر آپ اس میں ناکام رہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا وقف بے معنی اور بے مقصد ہے۔

اسی طرح بحیثیت وقفِ نَو یہ ضروری ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات پر بھی عمل کرنے کی کوشش کریں اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی بھی کوشش کریں۔ ایک وقفِ نَو کا حقوق اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے حقوق اور حقوق العباد یعنی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کا معیار باقی سب لوگوں سے بہت اونچا ہونا چاہیے۔

مختصراً یہ کہ آپ کو صرف اس لیے اطمینان سے نہیں بیٹھ جانا چاہیے کہ آپ کا نام وقفِ نَو کی فہرست میں شامل ہے بلکہ آپ کو ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کی وسعت اور اپنے عقیدے کی پاسداری کا احساس رہنا چاہیے۔ آپ کا فرض ہے کہ اپنی اخلاقی حالت کو بہتر سے بہتر بناتے چلے جائیں اور اپنا دینی علم بڑھائیں۔ کبھی نہ بھولیں کہ آپ کے والدین نے آپ کی زندگیاں دین کی خاطر وقف کی تھیں اور آپ کیلئے دعائیں بھی کی تھیں۔

اس سلسلہ میں یہ بہت ضروری ہے کہ تمام واقفین نَو کے والدین کو جنہوں نے پیدائش سے قبل ہی اپنے بچوں کو جماعت کی خاطر وقف کر دیا تھا یاددہانی کروائی جائے کہ وہ اپنے بچوں کیلئے بھرپور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو وقف کے تقاضے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسی طرح والدین کا فرض ہے کہ وہ بچوں کی اخلاقی اور دینی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں اور ان کی رہنمائی کریں کہ انہوں نے عہدِ وقف کو کیسے نبھانا ہے۔

اب والدین کو مختصراً مخاطب کرنے کے بعد میں دوبارہ واقفینِ نَو کی طرف آتا ہوں۔ آپ سب کو ان ذمہ داریوں اور معیاروں کو سمجھنا ہوگا جن کی ایک واقف زندگی سے توقع کی جاتی ہے۔ خلاصۃً وقف کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنا اور ہمیشہ اپنے علم میں اضافہ کرنے اور اپنے اخلاقی اور روحانی معیار کو بڑھانے کیلئے کوششوں میں لگے رہنا۔ درحقیقت صرف اپنے عقیدے کا علم ہونا کافی نہیں بلکہ ہر حال میں اپنے دین پر عمل بھی کرتے رہنا ضروری ہے۔

بحیثیت واقفِ نَو آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی اُن توقعات کا علم ہونا چاہیے جو آپؑ نے افرادِ جماعت سے رکھی ہیں بالخصوص ان سے جنہوں نے اسلام کی خاطر اپنی زندگیوں کو وقف کیا ہے۔ اس مقصد کے لیے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور تحریرات کا مطالعہ کرنا ہوگا جہاں بہت سے مواقع پر آپؑ نے ان توقعات کا واضح اظہار فرمایا ہے۔

اس حوالہ سے میں اب اپنے الفاظ میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ چند بابرکت ہدایات بیان کروں گا۔ ایک موقع پر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے۔ اور حیات طیّبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی زندگی وقف کرے۔ اور ہر ایک اِس کوشش اور فِکر میں لگ جاوے کہ وُہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصِل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ......حضرت ابراہیمؑ کی طرح ہماری رُوح بول اٹھے۔ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہ میں کلّیۃً خدا کا فرمانبردار ہو چکا ہوں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 100) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص باریکی سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی نہیں کرتا اور بھول جاتا ہے کہ اس کی زندگی کا اولین مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت ہے وہ کبھی بھی حقیقی مومن کا درجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ پس آپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ گوکہ آپ مغربی معاشرے میں رہتے ہیں، آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر اپنی زندگیاں اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارنی چاہئیں۔ آپ کو پختگی کے ساتھ اپنی مذہبی روایات اور اطوار پر قائم رہنا چاہیے اور اپنی زندگیوں میں وہ پاک تبدیلی لے کر آنی چاہیے جسکے بعد آپ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے ہوں۔ آپ کی ہمیشہ یہ کوشش ہونی چاہیے کہ آپ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے بہتر سے بہتر ہوتے چلے جائیں اور اپنے علم میں اضافہ کرنے والے ہوں۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہ بھی سکھایا ہے کہ وہ لوگ جو آپؑ کے ساتھ عقد بیعت باندھتے ہیں انہیں اپنی زندگی خدا تعالیٰ اور اسکے دین کیلئے اسی طرح وقف کرنی چاہیے جس طرح آپؑ نے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ پس ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثال ہر وقت اپنے سامنے رکھنی چاہیے جنہوں نے اپنا ہر دن اور اپنی ہر رات خدمتِ اسلام کیلئے وقف کر رکھے تھے حتیٰ کہ آپؑ نے آخری سانس تک اپنی زندگی کا ہر لمحہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کے احیاء اور دنیا میں انکی اشاعت میں صرف کیا۔

مثال کے طور پر آپؑ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ بعض وقت لکھتا ہوں تو آنکھوں کے آگے اندھیرا اُتر جاتا ہے اور یقین ہو جاتا ہے کہ غشی آ گئی۔ (ماخوذ از مکتوبات احمدؑ جلد 5 صفحہ 382) جب ایسی حالت ہوتی تو آپ تھوڑی دیر کیلئے ستا لیتے۔ یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عظیم کردار جس کی پیروی کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

مجھے کامل یقین ہے کہ اگر تمام واقفین نَو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمونہ کی معمولی سی بھی پیروی کرنے لگ جائیں تو وہ دنیا میں روحانی اور اخلاقی انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔

جہاں تک خدمت کا سوال ہے، تو ضروری نہیں کہ آپ کو بالغ ہوتے ہی جماعت کی ہمہ وقت خدمت کیلئے بلا لیا جائے۔ اور جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کہ آپ میں سے کئی واقفینِ نَو نظام سے باقاعدہ اجازت حاصل کر کے باہر ملازمتیں اور اپنے کام بھی کر رہے ہیں۔ پس آپ جو بھی کام کریں، یہ بات آپ کے ذہن نشین رہے کہ آپ دنیا کے کاموں میں بالکل ہی نہ کھو جائیں بلکہ آپ کا وقف ہی آپ کی اولین ترجیح رہے۔

آپ کی ہمیشہ یہ کوشش ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے معیار میں ترقی کرنے والے ہوں، آپ کے روحانی اور اخلاقی معیار بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں اور یہ کہ آپ اپنے دینی علم کو بھی بڑھائیں۔

قطع نظر اس کے کہ آپ کہاں رہ رہے ہیں یا کہاں کام کر رہے ہیں آپ کی زندگی اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ ہو اور پوری دنیا میں جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے دین کی تبلیغ کریں۔ آپ اپنی خداداد صلاحیتوں کو اپنے دین کے فروغ کے لیے بروئے کار لائیں۔ اگر آپ یہ سب کچھ کریں گے تبھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ ایک حقیقی واقفِ نَو کی زندگی گزارنے والے ہیں۔

ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اسی لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف کی ہے جیسا کہ فرمایا ہے اِبْرَاھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی۔ کہ اس نے جو عہد کیا اسے پورا کر کے دکھایا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 234)

اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اس وعدے کو جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا

کامل اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ پورا کیا۔ اور یوں وہ اپنے خالق کے پیار کے مستحق ٹھہرے۔ پس اب آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے مقدس عہد کو پورا کریں۔ ایسا کرنا آسان یا معمولی بات نہیں۔ وقفِ زندگی اور وقفِ نَو کا عہد بہت وسیع اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ یہ عہد تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنی زندگیاں اپنے دین کی خدمت کیلئے وقف کر دیں۔ اور جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کہ یہ عہد تقاضا کرتا ہے کہ آپ ہر آن اپنی عبادات کے معیار کو بلند سے بلند تر کریں اور اپنے اخلاقی اور روحانی معیار میں ترقی کریں۔

بے شک اگر تمام واقفینِ نَو اپنے عہد کو پورا کریں تو ہم دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب اور روحانی تبدیلی برپا ہوتے دیکھیں گے لیکن ابھی منزل مقصود بہت دور ہے۔

بعض اوقات مجھ سے نئے شادی شدہ جوڑے آکر ملتے ہیں اور خاوند یا بیوی اس بات کو بڑے فخر سے بتاتے ہیں کہ میں وقفِ نَو ہوں یا یہ کہ میرا خاوند یا میری بیوی وقفِ نَو ہے اور اسی طرح ہمارا یہ بچہ بھی وقفِ نَو ہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ ان کا پورا گھر اس بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے کئی بار کہا ہے کہ صرف وقف نو کا ٹائیٹل لگا لینا بے معنی ہے۔ آپ اس وقت حقیقی طَور پر واقفِ نَو بنیں گے جب آپ اپنے عہد کو سمجھتے ہوئے اپنی تمام تر استطاعت کے ساتھ اسے پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

اس عہد کی پاسداری مستقل جدو جہد، اعلیٰ جذبے اور عظیم قربانیوں نیز اپنے خالق سے کامل وفاداری کا تقاضا کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اسکی راہ میں کامل طور پر فرمانبرداری اختیار کی جائے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اختیار کی۔ جنہوں نے اپنی ذات خدا تعالیٰ کی کامل اطاعت میں ڈال دی اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر مشکل برداشت کی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپؑ کی اطاعت اور اخلاص کی تصدیق فرمائی۔ پس یہ وہ معیار ہے جس کی تقلید کی کوشش ہر ایک وقف نو کو کرنی چاہیے۔

ایک اَور جگہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ فاداری اور صدق اور اخلاص دکھانا ایک موت چاہتا ہے۔ جب تک انسان دنیا اور اس کی ساری لذتوں اور شوکتوں پر پانی پھیر دینے کو تیار نہ ہو جاوے۔ اور ہر ذلّت اور سختی اور تنگی خدا کیلئے گوارا کرنے کو تیار نہ ہو۔ یہ صفت پیدا نہیں ہوسکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید فرمایا کہ بُت پرستی یہی نہیں کہ انسان کسی درخت یا پتھر کی پرستش کرے بلکہ ہر ایک چیز جو اللہ تعالیٰ کے قرب سے روکتی ہے اور اس پر مقدم ہوتی ہے وہ بت ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 429) آپ سب کو اس بات پر غور کرنا چاہیے اور اپنی زندگیوں کو سامنے رکھتے ہوئے اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ کہیں آپ بھی دنیاوی کاموں اور دنیاوی ترقیوں کو حاصل کرنے کی دوڑ میں اپنے دین سے دور تو نہیں نکل گئے؟

اگر ایک انسان کو اس قسم کے دنیاوی مفادات اللہ تعالیٰ کو بھلانے پر مجبور کر دیں تو وہ کس طرح یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا وفادار ہے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے یا یہ کہ وہ ان معیاروں کو پا چکا ہے جن کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی ہے؟

بہت سارے واقفینِ نَو نوکریوں اور کاروباروں میں مصروف ہیں لیکن انہیں اپنے دنیاوی کاموں کو خدا تعالیٰ کی عبادت میں حائل نہیں ہونے دینا چاہیے۔ اسی طرح ایسے بچے جو کمپیوٹر گیمز کھیلتے ہیں یا دوسرے مشاغل رکھتے ہیں انہیں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ ان کی کھیلیں یا ان کے مشغلے ان کو نمازوں کی ادائیگی اور مذہبی فرائض پر عمل کرنے سے غافل نہ کر دیں۔ ان کو چاہیے کہ وہ ایسی عادت ڈال لیں کہ جب بھی نماز کا وقت ہو وہ کھیل اور دوسرے کاموں کو چھوڑ دیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کا دین ان کی دنیاوی خواہشات پر مقدم رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیے کہ جب تک وہ بُزدلی کو نہ چھوڑے گی اور استقلال اور ہمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہر ایک راہ میں ہر مصیبت و مشکل کے اٹھانے کے لیے تیار نہ رہے گی وہ صالحین میں داخل نہیں ہوسکتی۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 255)

پس یہ اپنے دین سے وفاداری کا معیار ہے جو اللہ تعالیٰ کے افضال اور اسکا قرب پانے کیلئے ضروری ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے، صرف وقفِ نَو کی تحریک میں شامل ہو جانا اور اپنے آپ کو وقفِ نَو کہلانا کوئی قابلِ فخر بات نہیں۔ پس اگر کوئی مجھے یہ بتاتا ہے کہ وہ، اس کی بیوی اور بچے سب وقفِ نو ہیں تو ان کو سمجھنا چاہیے کہ جب تک وہ اطاعت کے ان اعلیٰ معیاروں تک نہیں پہنچتے جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے تقاضا فرمایا ہے اس وقت تک وقفِ نَو کی تحریک میں شامل ہونا کوئی معنیٰ نہیں رکھتا۔ جب تک آپ اپنے دین کو تمام دنیاوی معاملات پر ترجیح نہیں دیتے، صرف وقفِ نو میں شامل ہو جانا بے معنیٰ ہے۔ اس کے علاوہ آپ کو ہمیشہ اپنے لیے یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریاں اور اپنے ایمان کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہاں میں کم عمر بچوں کو جو ابھی اطفال ہیں اور خدام کو بھی اس بات کی یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ وقفِ نو کی حیثیت سے آپ کو اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کا فعال رکن ہونا چاہیے۔ آپ کو دیگر اطفال اور خدام کیلئے نمونہ بنتے ہوئے ہر ذمہ داری ادا کرنے اور قربانی دینے کیلئے تیار رہنا چاہیے۔

پھر ایک وقفِ نَو کی عبادتوں کا معیار بھی دیگر احمدیوں سے اونچا ہونا چاہیے۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں آپ کو باقاعدگی سے نماز باجماعت ادا کرنی چاہیے اور ہر روز قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہیے۔ صرف اسی صورت میں آپ اپنے آپ کو حقیقی واقفِ نو کہہ سکتے ہیں۔

فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ بڑی عمر کے واقفینِ نو بچوں کو باقاعدگی کے ساتھ نوافل ادا کرنے چاہئیں۔ تب ہی آپ اپنے آپ کو حقیقی واقفِ نو کہہ سکتے ہیں۔ پھر نوجوان اطفال اور خدام الاحمدیہ کے تمام ممبران کو توجہ کے ساتھ قرآن کریم کا ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی بیان فرمودہ تفاسیر کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکام کا علم ہونا چاہیے اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ تب ہی آپ اپنے آپ کو حقیقی وقفِ نو کہہ سکتے ہیں۔

ایک واقفِ نَو کے اخلاق و عادات ہر حال میں مثالی ہوں گے تو تب ہی آپ اپنے آپ کو حقیقی واقفِ نو کہہ سکتے ہیں۔

مزید یہ کہ بے شک تمام اطفال اور خدام کو مناسب لباس پہننا چاہیے اور دوسروں کے ساتھ عزت اور خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیے، لیکن ایک واقفِ نَو کے معیار اس سے بھی بلند تر ہونے چاہئیں۔ صرف اسی صورت میں آپ اپنے آپ کو حقیقی وقفِ نو کہہ سکتے ہیں۔

لڑکیوں کے مقابلہ میں لڑکے معاشرے میں پھیلی بے حیائی اور بداخلاقی سے زیادہ جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ تاہم ہمارے لڑکوں کو اپنی پاکدامنی کا خیال رکھنا چاہیے اور کسی نامناسب اور غیر اخلاقی حرکت میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ صرف تب ہی آپ اپنے آپ کو حقیقی واقفِ نو کہہ سکتے ہیں۔

آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے والدین کی عزت کریں، ان کی اطاعت کریں، ان کا خیال رکھیں اور ان کیلئے دعا کریں۔ تب ہی آپ اپنے آپ کو حقیقی واقفِ نو کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح اپنے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آئیں اور ان کیلئے ایسی نیک مثال قائم کریں جس سے وہ بھی سیکھیں۔ تب ہی آپ اپنے آپ کو حقیقی واقفِ نو کہہ سکتے ہیں۔

اگر آپ شادی شدہ ہیں تو آپ اپنی بیوی اور بچوں کیلئے بہترین نمونہ قائم کریں۔ اُن سے پیار کا سلوک رکھیں اور انکا خیال رکھیں اور ان کی ضروریات پوری کریں۔ اس بات کیلئے سنجیدگی کے ساتھ کوشش کریں کہ جماعت احمدیہ کی آئندہ نسل اخلاص کے ساتھ نظامِ جماعت سے وابستہ رہے۔ صرف تب ہی آپ اپنے آپ کو حقیقی واقفِ نو کہہ سکتے ہیں۔

اسی طرح آپ میں سے جو شادی کرنے کا سوچ رہے ہیں انہیں چاہیے کہ احمدی، نیک لڑکیوں کا انتخاب کریں تاکہ آپ کی آئندہ نسلیں نیک ماحول میں پروان چڑھیں۔ اگر آپ جماعت کے مستقبل کو محفوظ کرنے کیلئے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں تو تب ہی حقیقی واقفِ نَو کہلا سکتے ہیں۔ آپ کو سخت جان اور مضبوط اعصاب کا مالک ہونا چاہیے۔ آپ کو شدید محنت اور دین کی خاطر ہر خدمت کرنے کیلئے تیار رہنا چاہیے۔ آپ کو ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے اور جماعت کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار رہنا چاہیے۔ صرف اسی صورت میں آپ اپنے آپ کو حقیقی واقفِ نو کہہ سکتے ہیں۔

واقفینِ نَو کو تبلیغ کے میدان میں سب سے آگے ہونا چاہیے اور اسلامی تعلیمات کی اشاعت کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے بجالانا چاہیے۔ اور اس مقصد کیلئے آپ کے پاس دین کا علم ہونا چاہیے۔ پس میں دوبارہ اس بات کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن کریم کے گہرے معانی کو سمجھنے اور جماعت کی طرف سے شائع کردہ کتب اور رسائل کو پڑھنے کی کوشش کریں۔ صرف اسی صورت میں آپ اپنے آپ کو حقیقی واقفِ نو کہہ سکتے ہیں۔

پھر ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ ایک واقفِ نو کی ذمہ داری ہے کہ وہ خلیفۂ وقت کے پیغام اور اس کے مشن کو پھیلائے اور ان کا سلطانِ نصیر بنے۔ آپ یہ کام صرف اسی صورت میں کر سکتے ہیں جب آپ خلافت کے کامل اطاعت گزار ہوں گے۔ آپ دوسروں کو بھی اس بات کی نصیحت صرف اسی صورت میں کر سکتے ہیں جب آپ خود خلیفۂ وقت کی ہدایات اور راہنمائی پر عمل کرنے والے ہوں گے۔

جہاں تمام احمدیوں کو یہ مستقل عادت بنانی چاہیے کہ وہ میرے خطباتِ جمعہ اور دیگر پروگراموں کو سنیں وہاں واقفینِ نو کیلئے یہ لازمی ہے کہ وہ خطبات سننے کے ساتھ ساتھ نوٹس بھی لیں اور جو میں نے کہا ہے اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور جو وہ سیکھیں اپنی روزمرہ کی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

پھر ایک واقفِ نَو کو ہر قسم کے تکبر اور غرور سے پاک ہونا چاہیے۔ اسکے برعکس عاجزی اور صبر و تحمل آپ کا طرۂ امتیاز ہونا چاہیے۔ آپ صرف اسی صورت میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کو پاسکتے ہیں جب آپ ان تمام خوبیوں کو پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی ذمہ داری اور عہد کو سمجھنے اور وقف کے تقاضوں کو کماحقہٗ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ چاہے آپ باقاعدہ طور پر کسی جماعتی خدمت پر مامور ہوں یا ذاتی کام کر رہے ہوں، آپ کو اُس مقدس عہد کو پورا کرنے کیلئے پوری کوشش کرنی چاہیے جو آپ کے والدین نے آپ کی پیدائش سے پہلے کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو علم و ایمان میں مسلسل ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کو اپنی اخلاقی اور روحانی حالتوں میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کو جماعت کیلئے اپنی خدمات میں مسلسل اضافہ کرنے اور کامل اخلاص کے ساتھ اپنا عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 17؍مئی 2019)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9/ مارچ 2019 بروز ہفتہ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرمہ رفعت اختر صاحبہ

اہلیہ مکرم نصیب احمد انور صاحب (کلیپہم، یو.کے)

7/ مارچ 2019ء کو بعارضہ کینسر 45 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے میاں طاہر ہاؤس (ڈیئر پارک) میں سیکورٹی کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

(2) مکرمہ فضل خیر صاحبہ (آکسفورڈ، یو.کے)

8/ مارچ 2019ء کو 95 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق گورداسپور سے تھا۔ بعد ازاں تنزانیہ منتقل ہوگئیں اور پھر 1974ء سے یو.کے میں مقیم تھیں۔ جوانی میں ہی بیوہ ہوگئی تھیں۔ اپنے پانچ بچوں کے علاوہ بہن بھائیوں کی بھی پرورش کی۔ آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی ملی۔ مرحومہ ایک نیک ہمدرد اور ملنسار خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور کثیر تعداد میں پوتے اور پڑپوتے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد ناصر خان صاحب (نائب امیر وافسر جلسہ سالانہ یو.کے) کی پھوپھی تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ

اہلیہ مکرم محمد اشرف صاحب (دارالرحمت وسطی ربوہ)

9/ جنوری 2019ء کو 53 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ طاہر پرائمری اسکول ربوہ میں ٹیچر تھیں۔ لجنہ اماء اللہ میں بطور سیکرٹری وقف جدید خدمت کی توفیق پائی۔ اچھے اوصاف کی مالک، غرباء کی مدد کرنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(2) مکرم منور احمد تنویر صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم (دارالصدر شرقی طاہر، ربوہ)

11/ جولائی 2018ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم شریف النفس، ہنس مکھ اور ملنسار انسان تھے۔ خدمت کا بے حد شوق تھا۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل بحیثیت قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان خدمت بجالا رہے تھے۔

(3) مکرم چوہدری سعید احمد کاہلوں صاحب

ابن مکرم چوہدری خورشید احمد کاہلوں صاحب

(فیکٹری ایریا، حلقہ سلام، ربوہ)

30/ ستمبر 2018ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نظام جماعت کے ساتھ تعاون کرنے والے، چندوں میں باقاعدہ ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 ستمبر 2017ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ کرن آفتاب (واقفۂ نو) کا ہے جو آفتاب احمد صاحب بریڈ فورڈ کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم آفاق احمد (مربی سلسلہ) کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو یہیں جامعہ یو کے سے فارغ ہوئے ہیں۔ اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور دوسرے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ امۃ الریاض (واقفۂ نو) کا ہے۔ (اس موقع پر حضور انور نے بچی کے نام کی بابت فرمایا) یہ امۃ الریاض کیسا نام رکھا ہوا ہے؟ کون ہیں لڑکی کے والد؟ امۃ الریاض نام رکھا ہے؟ یا امۃ اللہ ریاض تھا؟ لڑکی کے والد نے عرض کی کہ حضور امۃ الحیٔ تھا لیکن ادھر یو۔کے میں آکر کاغذات میں امۃ الریاض ہوگیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: پھر عزیزہ امۃ الحیٔ ریاض صاحبہ ہونا چاہیے امۃ الریاض تو کوئی نام نہیں ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے اس نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: عزیزہ امۃ الحیٔ ریاض (واقفۂ نو) جو ریاض احمد صاحب کی بیٹی ہے، اس کا نکاح عزیزم عبد الحنان جو نو مبائع ہیں اور محمد سلطان صاحب کے بیٹے ہیں اور ایسٹ لندن کے ہیں، ان کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ نبیلہ احمد کا ہے جو مکرم محمد احمد خان صاحب (برمنگھم) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم فراز طاہر (آئرلینڈ) ابن مکرم طاہر احمد ملک صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عائشہ نثار بنت مکرم نثار احمد باجوہ صاحب (ربوہ) کا ہے جو عزیزم سدھیر احمد (مربی سلسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ) جو نصیر احمد صاحب کے بیٹے ہیں، کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں طرف سے وکیل موجود ہیں۔ دولہن کے وکیل مکرم شاہد کبیر منیر احمد صاحب ہیں اور لڑکے کے وکیل مکرم عبد اللطیف صاحب ہیں۔

حضور انور نے اس آخری نکاح کے فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور پھر تمام نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ عطاء فرمایا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی. ایس لندن

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”استغفار کرنے اور اس کی روح کو سمجھنے کا اِدراک پیدا کرنے کی ضرورت ہے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/ فروری 2018)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

دارالضیافت (لنگر خانہ) میں لیڈی کیئر ٹیکر کی ضرورت ہے

- لنگر خانہ دارالضیافت قادیان میں گریڈ درجہ چہارم میں ایک لیڈی کیئر ٹیکر کو رکھا جانا مقصود ہے۔ لیڈی کیئر ٹیکر کی ذمہ داری ہوگی کہ لنگر خانہ میں آنے والی خواتین کی چیکنگ کرنا، خواتین مہمانوں کی مہمان نوازی، اُن سے رابطہ، اُن کے کمروں کی سیٹنگ اور صفائی کا دھیان رکھنا۔
- ڈیوٹی کا روزانہ دورانیہ کم از کم دس گھنٹے ہوگا۔ مہمانوں کے رش کے دنوں میں صبح 8 بجے سے رات دس بجے تک بھی ڈیوٹی ہوسکتی ہے۔

(1) اُمیدوار کی عمر 30 سال سے زائد ہونی ضروری ہے۔ برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا (2) اُمیدوار کا شادی شدہ ہونا بھی ضروری ہے (3) وہی اُمیدوار خدمت کیلئے لی جائیں گی جو انٹرویو میں کامیاب ہوں گی (4) وہی اُمیدوار خدمت میں لی جائیں گی جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گی (5) اُمیدوار کو قادیان آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہونگے (6) سلیکشن کی صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود ہی کرنا ہوگا (7) مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منگوالیں۔ اس اعلان کے دو ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا (8) خواہش مند خواتین اُمیدوار اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر اپنے خاوند/ والد/ سرپرست کے تصدیقی دستخط کے ساتھ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کے توسط سے درج ذیل ایڈریس پر ارسال کرسکتی ہیں۔

مزید تفصیلات کیلئے دفتری اوقات میں درج ذیل نمبر پر رابطہ کیا جاسکتا ہے: (صبح 8 تا دوپہر 02 بجے تک)

فون نمبر : 01872-501130 E Mail : diwan@qadian.in

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

ملکی رپورٹیں

جلسہ یوم خلافت

★ جماعت احمدیہ روپن گڑھ، ضلع اجمیر (صوبہ راجستھان) میں مورخہ 27 مئی 2019 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم وحید صاحب نے کی۔ نظم مکرم اکرام الدین صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں خاکسار نے خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(اطہر سعید، مبلغ سلسلہ روپن گڑھ)

★ جماعت احمدیہ شاہجہان پور (صوبہ یوپی) میں مورخہ 31 مئی 2019 کو احمدیہ مشن ہاؤس میں مکرم طاہر ظفر قریشی صاحب امیر ضلع شاہجہان پور کی زیرصدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم سید اجمل احمد نے کی۔ عزیزم سید نبی باری نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدازاں ایک ترانہ پیش کیا گیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں افراد جماعت کے علاوہ بعض غیراز جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔

(سید فضل باری، مبلغ انچارج شاہجہان پور)

★ جماعت احمدیہ سونہار ضلع ایٹہ (صوبہ یوپی) میں بعد نماز مغرب مکرم سلطان علی صاحب صدر جماعت سونہار کی زیرصدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں امیر جماعت احمدیہ ضلع ایٹہ بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ افراد جماعت کے علاوہ دس غیراز جماعت دوستوں نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے ''خلافت کی اہمیت و برکات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم بشارت احمد صاحب انسپکٹر نے خلافت کی تاریخ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید القوسین، مبلغ سلسلہ سونہار، ایٹہ)

★ جماعت احمدیہ گونی کپّل (صوبہ کرناٹک) میں مورخہ 27 مئی 2019 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شبن احمد صاحب نے کی اور ترجمہ مکرم ریشن احمد صاحب نے پیش کیا۔ مکرم مولوی سید ذیشان احمد صاحب نے عہد وفائے خلافت پیش کیا۔ خاکسار نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم اسمٰعیل صاحب نے خلافت کی اہمیت و برکات کے عنوان پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(ایم ایم محبوب، صدر جماعت گونی کپّل)

★ جماعت احمدیہ سجان ضلع ہاتھرس (صوبہ یوپی) میں مورخہ 27 مئی 2019 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا جس میں جماعت احمدیہ ننگلہ گھنو کے احباب نے بھی شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم منور احمد صاحب نے کی۔ نظم عزیزم طیب احمد نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے بعنوان ''خلافت کا مقام و مرتبہ'' تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم منور احمد صاحب نے خلافت کی برکات کے موضوع پر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(رشید احمد، مبلغ انچارج ضلع ہاتھرس)

★ جماعت احمدیہ امبیٹہ (صوبہ یوپی) میں مورخہ 27 مئی 2019 کو مکرم فرقان احمد صاحب صدر جماعت امبیٹہ کی زیرصدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم داؤد احمد صاحب مربی دعوت الی اللہ نے کی۔ خاکسار نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ بعدہ عزیزم حماد احمد اور وقار احمد نے خلافت کے موضوع پر ایک ترانہ پیش کیا۔ جلسہ کی پہلی تقریر مکرم داؤد احمد صاحب نے کی۔ دوسری تقریر خاکسار نے خلافت احمدیہ کے موضوع پر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (وسیم احمد ندیم، معلم امبیٹہ)

★ جماعت احمدیہ اجمیر (صوبہ راجستھان) میں مورخہ 27 مئی 2019 کو احمدیہ مشن ہاؤس میں مکرم سریش کاٹھات صاحب کی زیرصدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ عزیزم امت کاٹھات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ بعدہ تمام شاملین نے مکرم سریش کاٹھات صاحب کے ساتھ عہد وفائے خلافت دہرایا۔ بعدازاں خاکسار نے ''خلافت کا مقام و مرتبہ اور خلافت کی اہمیت و برکات اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رفیق، مبلغ سلسلہ لوہاخان اجمیر راجستھان)

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ تیاپور اور جلسہ یوم خلافت

مورخہ 9 جون 2019 کو مجلس انصاراللہ تیاپور نے اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ اجتماع کے پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر خاکسار نے اجتماع کے مقاصد اور فوائد کے موضوع پر درس دیا۔ اس کے بعد انصار نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعد نماز عصر ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے اور بعد نماز مغرب علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ بعدہ مکرم سید محمود احمد عجب شیر صاحب کی زیرصدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی بعض نصائح بیان کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ مورخہ 12 جون 2019 کو بعد نماز مغرب و عشا مسجد حسن تیاپور میں مکرم سید سلیم احمد مختار پور صدر جماعت تیاپور کی زیرصدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد تمام شاملین نے صدر جلسہ کے ساتھ عہد وفائے خلافت دہرایا۔ نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر تین تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد فضل احمد شاہد، مبلغ سلسلہ تیاپور)

جماعت احمدیہ حیدرآباد میں تربیتی جلسہ کا انعقاد

جماعت احمدیہ حیدرآباد (صوبہ تلنگانہ) میں مورخہ 20 مئی 2019 کو حلقہ بی بی بازار میں امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیرصدارت فضائل رمضان المبارک کے موضوع پر ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم طاہر احمد پٹیل صاحب نے مع ترجمہ کی۔ مکرم ظفر احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم الیاس احمد صاحب صدر حلقہ بی بی بازار نے بعنوان رمضان کی عبادات تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے بعنوان روزہ کے فوائد کی۔ آخر پر خاکسار نے رمضان المبارک کے فضائل کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد کلیم خان، مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

جماعت احمدیہ بنگلور میں خصوصی نشست اور تربیتی اجلاس

★ جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک) میں مورخہ 12 مئی 2019 کو بعد نماز عصر زیرصدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور رمضان المبارک کے موضوع پر ایک خصوصی نشست منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نے کی اور نظم عزیزم فیصل احمد سہگل نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی کے وی محمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم مولوی کاشف احمد خالد صاحب مبلغ سلسلہ نے رمضان المبارک کی اہمیت و برکات وعبادات کے متعلق گفتگو کی۔ تربیتی اجلاس: مورخہ 19 مئی 2019 بعد نماز عصر زیرصدارت مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور نظام وصیت اور مالی قربانی کے موضوع پر ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نصیر احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نے پیش کی۔ بعدہ علمائے کرام نے قرآن کریم و احادیث مبارکہ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں گفتگو کی۔

(سید شارق مجید، سیکرٹری اصلاح ارشاد و ناظم مجلس انصاراللہ بنگلور)

ہفتہ قرآن کریم

★ جماعت احمدیہ بڑیشہ (صوبہ بنگال) میں مورخہ 19 تا 29 مئی 2019 ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ افتتاحی اجلاس مورخہ 19 مئی کو مکرم شجاع الدین صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد کی زیرصدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شہرۂ عالم صاحب نے کی۔ بعدہ خاکسار نے قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی ضرورت اور اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح باقی ایام میں بھی جلسے منعقد ہوئے جن میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد قرآن کریم کے متعلق مختلف موضوعات پر علمائے کرام نے تقاریر کیں۔ (مرزا انعام الکبیر، معلم سلسلہ بڑیشہ)

★ جماعت احمدیہ گونی کپّل میں مورخہ 28 مئی 2019 سے 3 جون 2019 ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ افتتاحی تقریب مورخہ 28 مئی کو خاکسار کی زیرصدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ریشن احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم اسمٰعیل صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم سید ذیشان احمد صاحب معلم سلسلہ گونی کپّل نے ''قرآن کریم زندہ کتاب'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح باقی ایام میں بھی قرآن کریم کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ (ایم ایم محبوب، صدر جماعت گونی کپّل)

شعبہ دارالصناعت قادیان میں ائیرکنڈیشنز انسٹرکٹر (A.C Instructor) کی ضرورت ہے

شعبہ دارالصناعت قادیان میں ایئرکنڈیشنز کام سکھانے والے Instructor کی درجہ اوّل کی بالمقطعہ اسامی پُر کی جانی مقصود ہے۔ شعبہ دارالصناعت میں ہندوستان بھر سے آئے ہوئے طلباء کو ایئرکنڈیشنز کا کام Practical اور تھیوری کے ساتھ سکھانا اس کی ذمہ داری ہوگی۔ اُمیدوار کو دفتری اوقات کے علاوہ بھی حسبِ ضرورت کام پر بلایا جاسکتا ہے۔ تجربہ کار اُمیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔

❁ اُمیدوار کی تعلیمی قابلیت کم ازکم میٹرک پاس ہو اور متعلقہ شعبہ میں کم ازکم ITI / NSIC یا اس کے برابر ڈپلومہ/کورس کیا ہو ❁ اُمیدوار کی عمر کم سے کم 20 سال اور زیادہ سے زیادہ 35 سال ہونی ضروری ہے۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی ساتھ پیش کرنا ضروری ہوگا ❁ اُمیدوار کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ طلباء کو تھیوری پڑھا سکے اور پریکٹیکل بھی اچھے انداز میں Demonstrate کرسکے ❁ وہی اُمیدوار خدمت میں لئے جائیں گے جو انٹرویو میں کامیاب ہوں گے۔ انٹرویو کیلئے قادیان آمد ورفت کے جملہ اخراجات اُمیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ کامیاب اُمیدوار کو رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا ❁ وہی اُمیدوار خدمت میں لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت منداور تندرست ہوں گے ❁ نظارت دیوان کی طرف سے مجوزہ فارم تعلیمی قابلیت کی سندات، تاریخ پیدائش کے سرکاری سرٹیفکیٹ، آدھار کارڈ، جماعتی IND کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ آنا ضروری ہوگا ❁ مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منگوالیں۔ اس اعلان کے تین ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا ❁ خواہش مند اُمیدوار اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر اپنے صدر جماعت/مبلغ انچارج/ضلعی امیر کے تصدیقی دستخط مع مہر کے ساتھ درج ذیل ایڈریس پر ارسال کرسکتے ہیں۔

❁ مزید معلومات کیلئے دفتری اوقات میں درج ذیل نمبر پر رابطہ کیا جاسکتا ہے (صبح 08 بجے تا دوپہر 02 بجے تک)

فون نمبر : 01872_501130 e-mail : diwan@qadian.in

(ناظر دیوان، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(صوبہ مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866

FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com

FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ و استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 451)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اروَل (صوبہ بہار)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS
طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: محبوب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
జుబేర్
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

New Lords Shoe Co.
Mob.8978952048
Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)
action Bata Paragon VKC pride
طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی و افراد خاندان جماعت احمدیہ حیدر آباد

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery
Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’مومن وہ ہے جس سے دوسرے مومن اپنی

جانوں اور اموال کے لحاظ سے امن میں رہیں۔‘‘ (مسند احمد)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کیلئے یہ دعا کی:

اے اللہ ہمیں برسنے والی بارش کا پانی پلا جو فائدہ مند ہو

نقصان دہ نہ ہو اور دیر کی بجائے جلدی آنے والی ہو۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

’’جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 515)

طالب دعا: مصدق احمد، جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

’’میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم دشمن کے مقابلہ پر صبر اختیار کرو‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 130)

طالب دعا: قدسیہ عالم بنت مکرم نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں

تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کرسکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو‘‘

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 73)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصاراللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) صوبہ بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور

خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہوسکتا‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 422)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) صوبہ جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ انتہائی ضروری

چیز ہے کہ سب ذاتی رنجشوں اور کدورتوں کو بھلا دیا جائے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 ؍دسمبر 2017)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ بھی

ضروری ہے کہ انسان ہر روز نیکیوں میں ترقی کرے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 ؍دسمبر 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas
is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
- NAFSA Member Association , USA.

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

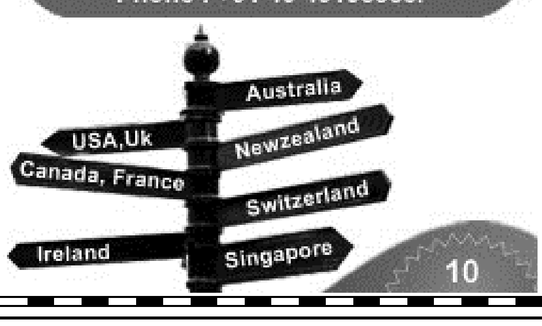

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان — Weekly BADAR Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 25 - July - 2019 Issue. 30

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز، دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19؍جولائی 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج بھی بدری صحابہ کا ذکر ہوگا پہلے صحابی ہیں حضرت عامر بن سلمی۔ ان کا تعلق قبیلہ بلیّ سے تھا۔ حضرت عامر انصار کے حلیف تھے۔ حضرت عامر بن سلمۃ کو غزوہ بدر اور احد میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

دوسرے صحابی کا نام ہے حضرت عبداللہ بن سراقہ۔ آپ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو عدی سے تھا جو حضرت عمر بن خطاب کا قبیلہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن سراقہ کا پانچویں پشت پر ریحا نامی شخص پر جا کر حضرت عمر سے اور دسویں پشت پر کعب نامی شخص پر جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شجرۂ نسب اکٹھا ہو جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن سراقہ نے حضرت عثمان کے دور خلافت میں 35 ہجری میں وفات پائی۔ آپ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَسَحَّرُوْا وَلَوْ بِالْمَاءِ کہ سحری کیا کرو خواہ پانی ہی کیوں نہ ہو۔

اگلے صحابی کا نام ہے حضرت مالک بن ابو خولی۔ آپ کا تعلق قبیلہ بنو عجل سے تھا۔ حضرت خولی اپنے دو بھائیوں حضرت ہلال اور حضرت عبداللہ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت عثمان کے دور خلافت میں حضرت مالک بن ابو خولی کی وفات ہوئی تھی۔

اگلے صحابی کا نام ہے حضرت واقد بن عبداللہ۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو تمیم سے تھا۔ آپ نے حضرت ابوبکرؓ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اسلام قبول کیا۔ حضرت واقد نے حضرت عمرؓ کے ساتھ مکّہ سے مدینہ ہجرت کی۔ مدینہ پہنچ کر آپ نے حضرت رفاع بن عبدالمنذر کے ہاں قیام کیا۔ آپ نے حضرت عمر کی خلافت کے آغاز میں وفات پائی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے انکا نام ہے حضرت نصر بن حارث۔ آپؓ انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو عبد بن رزاق میں سے تھے۔ ان کے والد کا نام حارث بن عبد اور والدہ کا نام سودۃ بنت سواد تھا۔ حضرت نصر بن حارث کے والد حارثؓ کو بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ حضرت نصر جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔

اگلے صحابی کا نام ہے حضرت مالک بن عمرو۔ آپ کا تعلق قبیلہ بنو سلیم کے خاندان بنو ہجر سے تھا۔ ان کے والد کا نام عمرو بن سمید تھا حضرت مالک اپنے دو بھائیوں حضرت سقف بن عمرو اور حضرت مدلج بن عمرو کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ 12 ہجری میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت نعمان بن عصر۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ بلیّ سے تھا۔ حضرت نعمان بن عصر بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور باقی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ ان کی شہادت جنگ یمامہ میں ہوئی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عویم بن ساعدۃ۔ حضرت عویم بن ساعدۃ کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف سے تھا۔ آپ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں شریک ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عویم بن ساعدۃ اللہ کے بندوں میں سے کیا ہی اچھا بندہ ہے اور وہ اہل جنگ میں سے ہے۔ ایک روایت کے مطابق جب یہ آیت نازل ہوئی کہ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عویم بن ساعدۃ جو کیا ہی اچھا بندہ ہے وہ بھی ان لوگوں میں سے ہے۔

حضرت عویم بن ساعدۃ غزوہ بدر احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب نے حضرت عویم بن ساعدہ کی قبر پر کھڑے ہو کر فرمایا دنیا میں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اس صاحب قبر سے بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے جو بھی جھنڈا گاڑا گیا عویم اسکے سائے تلے ہوتے تھے۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے انکا نام ہے حضرت نعمان بن سنان۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو نعمان سے تھا۔ حضرت نعمان بن سنان کو غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عنترۃ مولیٰ سلیم۔ حضرت عنترۃ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شامل ہوئے۔ غزوہ احد کے روز شہید ہوئے۔ حضرت عنترۃ کی وفات جنگ صفین میں حضرت علی کے دور خلافت میں 37 ہجری میں ہوئی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت نعمان بن عبد عمرو۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو دینار بن نجار سے تھا۔ حضرت نعمان بن عبد عمر غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ حضرت نعمان بن عبد عمرو کو غزوہ احد میں شہادت کا رتبہ نصیب ہوا۔ حضرت نعمان اور حضرت ضحاک کا ایک تیسرا بھائی بھی تھا جن کا نام قطبہ تھا انہیں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ واقعہ بئر معونہ میں حضرت قطبہ کی شہادت ہوئی تھی۔ محمد بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو دینار کی ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کا خاوند بھائی اور باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئے اور وہ سب شہید ہو گئے تھے۔ جب ان کی تعزیت اس عورت سے کی گئی تو اس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے تو لوگوں نے کہا کہ اے ام فلاں آپ ٹھیک ہیں اور الحمد للہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ تو پسند کرتی ہیں تو اس عورت نے جواب دیا کہ مجھے دکھاؤ میں آپ کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ تو پھر اس عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے دکھایا گیا۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگی کہ ہر مصیبت آپ کے بعد معمولی ہے۔

ایک روایت میں اس عورت کے بیٹے کے شہید ہونے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اس عورت کا نام سمیرہ بنت قیس تھا اور حضرت نعمان بن عبد عمرو آپ کے بیٹے تھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ مثال میں بھی یہاں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں جو اس قابل ہے کہ ہر مجلس میں سنائی جائے اور اس کی یاد کو تازہ رکھا جائے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ ایسی شاندار مثال ہے کہ دنیا کی تاریخ اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کر سکتی اور بتاؤ اگر ایسے لوگوں کے متعلق یہ نہ فرمایا جاتا کہ مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ تو دنیا میں اور کون سی قوم تھی جس کے متعلق یہ الفاظ کہے جاتے؟ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں میں جب اس عورت کا واقعہ پڑھتا ہوں تو میرا دل اسکے متعلق ادب اور احترام سے بھر جاتا ہے اور میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس مقدس عورت کے دامن کو چھوؤں اور پھر اپنے ہاتھ آنکھوں سے لگاؤں کہ اس نے میرے محبوب کیلئے اپنی محبت کی ایک بے مثل یادگار چھوڑی۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے دلوں میں ایسا عشق پیدا کر دیا تھا کہ انہیں آپ کے مقابلے میں کسی اور چیز کی پرواہ ہی نہ تھی مگر یہ عشق صرف اس وجہ سے تھا کہ آپ خدا تعالیٰ کے پیارے ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ دراصل خدا تعالیٰ کے عاشق تھے اور چونکہ خدا تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتا تھا اس لئے آپ کے صحابہ آپ سے پیار کرتے تھے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ یہ محبت تھی جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی تھی مگر باوجود اس کے وہ خدا تعالیٰ کو ہر چیز پر مقدم رکھتے تھے اور یہی توحید تھی جس نے ان کو دنیا میں ہر جگہ غالب کر دیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے مقابلے میں وہ نہ ماں باپ کی پرواہ کرتے تھے اور نہ بہن بھائیوں کی اور نہ بیویوں کی اور خاوندوں کی۔ ان کے سامنے ایک ہی چیز تھی اور وہ یہ کہ ان کا خدا ان سے راضی ہو جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے رضی اللہ عنہم فرما دیا۔ مگر آپ فرماتے ہیں کہ بعد میں مسلمانوں کی یہ حالت نہ رہی اور اب اگر ان کو اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے تو محض دماغی ہے دماغ میں ضرور ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں توحید کے قائل ہیں دل میں نہیں ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اگر ان کے سامنے کیا جائے تو ان کے دلوں میں محبت کی تاریں ہلنے لگتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزوں کے ذکر پر بھی تاریں ہلتی ہیں۔ شیعہ سنی سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد کے ذکر پر جوش میں آ جاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مسلمانوں کے دلوں کی تاریں نہیں ہلتیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نعمت ہمیں خدا تعالیٰ ہی نے دی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کے نام سے بھی ایک ایسا ہیجان ہمارے دلوں میں پیدا ہونا چاہئے کیونکہ حقیقی ترقی اللہ تعالیٰ کی محبت سے ہی حاصل ہوگی۔ توحید پر قائم رہنے سے ہی حاصل ہوگی۔ پس یہ ہے بنیادی اصول جسے ہمیں ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اندر اللہ اور رسول کی حقیقی محبت اور اس کا صحیح ادراک پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں بعض مرحومین کا ذکر کروں گا اور ان کی نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا ذکر ہے مکرم مودود احمد خانصاحب امیر جماعت کراچی کا جو مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب کے بیٹے تھے 14؍جولائی کو 78 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 12؍اپریل 1941ء میں قادیان میں مکرم مسعود احمد خان صاحب اور صاحبزادی طیبہ صدیقہ صاحبہ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے پوتے تھے اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے نواسے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ انہوں نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑی سادہ طبیعت خوش اخلاق ہمدرد منکسر المزاج اور شفقت کرنے والے تھے۔ ان کے بیٹے کہتے ہیں مجھے اور میری بہن کو اور دوسرے بچوں کو بھی تلقین کرتے کہ ہفتہ میں ایک بار تم نے ضرور خلیفہ وقت کو خط لکھنا ہے اور اس تعلق کو بڑھانا ہے۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ چندوں کے بڑے پابند تھے۔ ان کی بیٹی کہتی ہیں کہ ابا نے اللہ تعالیٰ پر یقین اور خلافت سے اخلاص اور خلیفہ وقت کی فرمانبرداری کی بہت بڑی مثال پیش کی اور اس پر قائم رہنے کی ہمیں تلقین کرتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: جب میں ناظر اعلیٰ مقرر کیا گیا اس وقت بھی بڑی عاجزی سے انہوں نے نظام کا احترام کرتے ہوئے مجھ سے ہر طرح سے وفا اور عزت کا سلوک کیا اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر جماعت کینیڈا کا ہے جو 9؍جولائی کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انتہائی ملنسار ہر دلعزیز ہنس مکھ معاملہ فہم صائب الرائے اور نیک مخلص باوفا انسان تھے۔ صحت کی خرابی کے باوجود اپنے مفوضہ فرائض آخر وقت تک بڑی ہمت سے ادا کرتے رہے۔ خلافت سے گہری محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے بھی مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان کے لواحقین کو صبر اور حوصلہ دے اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔

......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad